Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اداریہ

دسمبر ایک یاد

ماھنامہ
خالد
ربوہ
دسمبر 1990ء
فتح 1369ھش
ایڈیٹر
مبشر احمد ایاز
جلد 38۔ شمارہ 2
قیمت فی پرچہ 3 روپے
سالانہ 30 روپے

دسمبر کا مہینہ احمدیوں کے لئے ایک بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ دسمبر میں جلسہ سالانہ ہوا کرتا تھا۔ اس مہینے کا انتظار ہر احمدی فرد، عید کی طرح کرتا تھا۔ ربوہ کو غریب دلہن کی طرح سجایا جاتا تھا۔ آخری عشرہ تو بالخصوص ایک روح پرور اور وجد آفریں ماحول پیدا کر دیتا تھا۔ لیکن گزشتہ چھ سال سے سراسر غیر منصفانہ اور ظالمانہ بندش نے اس مہینہ کو ایک "یاد" بنادیا ہے۔۔۔ ہر چند کہ ہم مایوس نہیں ہیں اور نہیں ہوسکتے کیونکہ مایوسی اور احمدی۔۔۔۔ دو متضاد الفاظ ہیں۔ اور ہماری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ نہ ہم مایوس ہونا جانتے ہیں اور نہ ہی ناکامی کا منہ دیکھنا جانتے ہیں۔ البتہ ہمیں دکھ ضرور ہے کہ اتنی لمبی مدت سے اپنے پیارے امام جس پر ہمارے دل وجان فدا ہیں وہ ہم سے دور ہے۔ ہمارے جلسہ سالانہ پر پابندی لگائی جاتی رہی ہے۔ آئیے ہم دعا کریں کہ اے ہمارے مولا "تو مالک الملک" ہے تو بادشاہوں کا بادشاہ ہے تو ان پابندیوں کو ختم کر اور سب رکاوٹیں دور کر دے جو ہمارے پیارے کے درمیان ہیں اور جو ہمارے جلسہ کے درمیان ہیں۔ خدا کے حضور دعائیں کریں کہ ہمارا دل بے قرار ہے اس یوسف کو دیکھنے کے لئے۔ اے ہمارے خدا ہماری فرقت کے لمحات اب ختم کر دے۔

پبلشر۔ مبارک احمد خالد، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت دفتر ماھنامہ خالد دار الصدر جنوبی ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضرور غالب رہیں گے

مورخہ ۹ نومبر ۱۹۹۰ء کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کی منسوخی کے حکم نامہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا،

"تین چار دن پہلے کی بات ہے کہ۔۔۔۔اطلاع ملی کہ ہمارے ضلعے کا ڈپٹی کمشنر کوئی غیر معمولی طور پر شریف آدمی معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس نے ہماری درخواست پر پہلی دفعہ نہ صرف بغیر کسی تردّد کے لجنہ کے اجتماع میں لاؤڈسپیکر کے استعمال کی اجازت دی بلکہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں بھی لاؤڈسپیکر کے استعمال کی اجازت دے دی جو عجیب بات تھی اور بظاہر انہونی تھی اور انصار اللہ کے اجتماع میں بھی لاؤڈسپیکر کے استعمال کی اجازت دے دی تو اس لئے ہم فوری طور پر یہ تیاریاں کر رہے ہیں۔ اس پر مجھے خیال آیا کہ اللہ اس ڈپٹی کمشنر پر رحم کرے۔ شریف بھی ہے اور سادہ بھی ہے۔ نہیں جانتا کہ کن حالات میں یہ اجازت دے رہا ہے۔ مگر بہرحال یہ بھی کہا جاسکتا تھا کہ شریف بھی ہے اور بہادر بھی ہے اور خدا کرے یہی بات درست ہو۔۔۔۔چنانچہ۔۔۔۔ دو دن بعد ہی جماعت کو تحریری حکم مل گیا کہ ڈپٹی کمشنر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ انہوں نے لاؤڈسپیکر کا اجازت نامہ واپس لے لیا ہے اور اس کے نتیجے میں پہلے لجنہ کا اجتماع، انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ اجتماع منعقد نہ کیا جائے اور پھر یہ فیصلہ کیا بغیر لاؤڈسپیکر کے ہی خدام الاحمدیہ کا اجتماع منعقد کیا جائے مگر آج۔۔۔۔دوسرا حکم نامہ یہ ملا ہے کہ صرف لاؤڈسپیکر کی اجازت ہی منسوخ نہیں کی جاتی بلکہ اجتماع منعقد کرنے کی اجازت بھی منسوخ کی جاتی ہے، اس وجہ سے ربوہ میں بہت ہی بے چینی ہے، تکلیف ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔کہ احمدی نوجوان جو مقامی ہیں یا باہر سے آئے ہیں، اس وقت بہت کرب کی حالت میں ہیں۔ ان کو میں سمجھانا چاہتا ہوں۔ ہمارے لمبے سفر ہیں۔ یہ اس قسم کے جو واقعات احمدیت کی تاریخ میں ہو رہے ہیں یہ بعض منازل سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن ہمارا قیام ان منازل پر نہیں ہے۔ جو قافلے لمبے سفر پر روانہ ہوتے ہیں انہیں راستے میں مختلف قسم کے۔۔۔۔خطرات پہنچتے رہتے ہیں اور تکلیف پہنچتی رہتی ہے لیکن قافلوں کے قدم تو نہیں رک جایا کرتے۔ ان کے گزرتے ہوئے قدموں کی گرد ان چہروں پر پڑجاتی ہے جو ان کے خلاف غوغا آرائی کرتے ہیں اور شور مچاتے ہیں۔ اور تاریخ کی اس گرد میں ڈوب کر وہ ہمیشہ کے لئے نظروں سے غائب ہوجاتے ہیں۔ ہاں ان مدفون جگہوں کے نشانات باقی رہ جاتے ہیں۔ تو آپ تو لمبے سفر والی قوم ہیں۔ ایسے لمبے سفر والی قوم ہیں جن کی آخری منزل قیامت سے ملی ہوئی ہے۔

بات یہ ہے کہ اس نئی حکومت نے جب اقتدار سنبھالا۔۔۔ تو کئی طرف سے خوف اور خطر کا اظہار کیا گیا۔ لیکن اس حکومت کے سربراہوں نے یہ اعلان کیا کہ۔۔۔۔ہم شرافت کو نوازنے والے ہیں اور شرفاء کو ہم سے ہرگز کوئی خطرہ لاحق نہیں۔ غالباً انہی اعلانات کے اثر میں ایک شریف النفس ڈپٹی کمشنر نے وہ قدم اٹھایا جو اس نے اٹھایا لیکن دوسری طرف احمدیوں کے کانوں میں ایک اور آواز آرہی ہے اور وہ ملانوں کی آواز ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم اس آواز سے دھوکہ نہ کھانا۔ اقتدار کسی کے قبضہ میں ہو، ظلم اور تعدّی کی تلوار ہمارے ہاتھوں میں ہے اور ہم جب چاہیں، جس گردن پر چاہیں، یہ تلوار اس پر گر کر اس کو

بقیہ صفحہ۔۔۔8۔۔۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قسط دوم

رحمت للعالمینؐ کی قبولیت دعا کی چند جھلکیاں

تحریر: حافظ مظفر احمد صاحب

ان نازک حالات میں جب شہرِ مدینہ کو زندگی اور موت کا مسئلہ درپیش تھا۔ مدینہ میں ایک وجود ایسا بھی تھا جو اپنے آقا پر کمال توکل کے ساتھ ان دعاؤں میں مصروف تھا۔
اللھم منزل الکتاب سریع الحساب اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الاحزاب)
اے میرے مولیٰ! اپنی پاک کتاب کو نازل کرنے والے اور جلد حساب لینے والے عرب کے ان تمام لشکروں کو پسپا کر دے ان کو شکست فاش دے اور ہلا کر رکھ دے۔
اس دعا کے نتیجہ میں اچانک ایک خوفناک آندھی نمودار ہوئی جس نے عربوں کی آگیں بجھادیں تو وہ محاصرہ چھوڑ کر سخت افراتفری کے عالم میں بھاگے اور ایسے بھاگے کہ سر پیر کا ہوش نہ رہا۔ لشکر کفار کا سردار ابوسفیان اپنے اونٹ کا گھٹنا تک کھولنا بھول گیا اور بندھے ہوئے اونٹ پر سوار ہو کر اسے بھگانا چاہا۔ رسول کریمؐ اس موقع پر دعاؤں کی قبولیت کے معجزہ کا ذکر کرتے ہوئے بے اختیار یہ کہہ اٹھے:۔
لاالہ الااللہ وحدہ اعز جندہ ونصر عبدہ وغلب الاحزاب وحدہ فلا شئی بعدہ (بخاری کتاب المغازی)
کہ اس خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے اپنے گروہ کو عزت دی اور اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور خود ہی تمام لشکروں پہ غالب آیا سب کچھ وہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔
(۱۱) غزوہ خیبر کا عظیم معرکہ بھی ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا ثمرہ تھا جب مسلسل کئی روز مختلف جرنیلوں کی سرکردگی میں ترتیب دیئے گئے لشکر خیبر کے قلعوں کو فتح نہ کرسکے تو رسول کریمؐ دعاؤں میں لگ گئے، تب واقعہ یہ ہوا کہ خیبر کے محاصرہ کی ساتویں رات حضرت عمرؓ کے حفاظتی دستے نے ایک یہودی جاسوس کو اسلامی لشکر کے قریب گھومتے ہوئے گرفتار کر لیا اور اسے رسول کریمؐ کی خدمت میں لے آئے اس وقت بھی حضورؐ خدا کے حضور سر بسجود دعاؤں میں مصروف تھے۔ مگر آپؐ کی دعائیں رنگ لاچکی تھیں، یہودی جاسوس نے جان کی امان طلب کرتے ہوئے مسلمانوں کو خیبر کے قلعوں کے اہم جنگی راز بتا دیئے اس نے اہل خیبر کے خوف و ہراس اور مایوسی کے نتیجہ میں ایک قلعہ خالی کر دینے کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ فتح ہونے پر وہ راشن اور اسلحہ کے ذخیرے بھی بتائے گا۔ (سیرت الحلبیہ باب فتح خیبر)
دعاؤں کے نتیجہ میں خیبر کی فتح کی کلید حاصل ہو چکی تھی رسول کریمؐ نے اس وقت اعلان فرمایا کہ صبح آپؐ اس شخص کو لشکر اسلامی کا علم عطا کریں گے جس کے ہاتھ پر خدا مسلمانوں کو فتح دے گا، اور پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کو بلا کر علم اسلام عطا کیا ان کی دکھتی آنکھیں آپ کی دعا کے فوری اثر سے شفایاب ہوئیں اور دعاؤں کے ساتھ آپ نے حضرت علیؓ کو رخصت کیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ کے ہاتھ پر خیبر فتح فرمایا۔ (بخاری کتاب الجہاد و مغازی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(۱۲) مکہ کی عظیم الشان فتح بھی رسول کریمؐ کی دعاؤں کا تابندہ نشان تھا، وہ رحمت دوعالم، رحمت مجسم صدق دل سے چاہتے تھے کہ معاہدہ شکن دشمن پر اس طرح اچانک چڑھائی کریں کہ اسے کانوں کان خبر نہ ہو اور اس کے نتیجہ میں دشمن جانی نقصان سے بھی بچ جائے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے دیگر تدابیر کے علاوہ آپؐ اپنے مولیٰ کے حضور دعاؤں میں لگ گئے۔ کہ اے اللہ! قریش کے جاسوس ہم سے روک رکھنا اور ہماری خبریں ان تک نہ پہنچنے پائیں۔ (سیرت الحلبیہ فتح مکہ)

یہ دعائیں ایسی مقبول ہوئیں کہ جب رسولؐ خدا نہایت رازداری کے ساتھ دس ہزار قدوسیوں کے جلو میں اہل مکہ کے سر پر آن پہنچے تو بھی ابوسفیان کو یقین نہ آتا تھا کہ مسلمان اتنے بڑے لشکر کے ساتھ اتنی تیزی سے مکہ پر چڑھ آئے ہیں۔ اسے ایسی (SURPRISE) ملی کہ جس کے نتیجہ میں وہ مقابلہ کا موقعہ نہ پاسکا اور رسول اللہؐ کی دعاؤں سے مکہ بغیر جنگ اور خون کے فتح ہوگیا۔

(۱۳) غزوات میں قدم قدم پر جو مشکلات آپؐ کو یا آپؐ کے صحابہؓ کو پیش آتیں آپؐ اسی وقت خداتعالیٰ کے حضور دست بدعا ہو کر ان کا ازالہ کرتے۔ ایک جنگ میں زادراہ اور راشن کی بہت قلت ہوگئی، صحابہؓ کرام پریشان ہو کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھانے کیلئے اپنے سواری کے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت چاہی پہلے تو آپؐ نے ان پر رحم کھاتے ہوئے اجازت دے دی مگر بعد میں حضرت عمرؓ کے اس سوال پر کہ سواری کے اونٹ بھی نہ رہے تو سفر کیسے طے ہوگا آپؐ کو دعا کا جوش پیدا ہوا اور اسی وقت آپؐ نے اعلان کروایا کہ جو بچی کھچی زادراہ قافلہ کے پاس ہے وہ لے آئے پھر آپؐ نے اس قلیل سے جمع شدہ راشن پر برکت کی دعا کی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور یہی راشن اتنا بڑھ گیا کہ قافلہ کے سب لوگ اپنے اپنے برتن بھر کر لے گئے۔

قبولیت دعا کا یہ عظیم الشان معجزہ دیکھ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بے اختیار کہہ اٹھے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (بخاری کتاب الجہاد باب حمل الزاد فی الغزو)

(۱۴) حضرت جابر بن عبداللہؓ ایک غزوہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے اونٹ پر سوار لشکر کے آگے آگے جارہا تھا کہ اچانک اونٹ تھک کر ایسے اڑ گیا کہ چلنے کا نام نہ لیتا تھا اتنی دیر میں پیچھے سے رسول کریمؐ پہنچ گئے آپؐ کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ اونٹ اڑ گیا ہے۔ رسول کریمؐ کے دل میں اپنے اس نوجوان عزیز مجاہد کیلئے دعا کی ایسی تحریک پیدا ہوئی کہ خود اونٹ کو پیچھے سے ہانکنے لگے اور اس کیلئے دعا بھی کی۔ چند لمحوں میں حضرت جابرؓ نے قبولیت دعا کا ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ وہ اونٹ جو تھوڑی دیر پہلے ایک قدم اٹھانے کیلئے بھی تیار نہ تھا اب ایسے دوڑنے لگا کہ اب تمام قافلہ سے آگے ہوگیا رسول کریمؐ نے یہ حال دیکھا تو غالباً دعا کی اہمیت ذہن نشین کرانے کیلئے جابرؓ سے فرمایا اب سناؤ کیسا ہے تمہارا اونٹ؟ جابرؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ اب تو آپؐ کی دعا کی برکت اسے ایسی پہنچی ہے کہ خوب تیز چلنے لگا ہے۔ (بخاری کتاب الجہاد باب استیذان الرجل الامام)

(۱۵) رسول کریمؐ اپنے صحابہؓ کو مہمات پر بھجواتے ہوئے بھی ان کیلئے دعا کرتے تھے اکثر مہمات پر علی الصبح روانہ فرماتے اور اس موقع پر خاص طور پر یہ دعا فرماتے

اللھم بارک فی امتی فی بکورھا

اے اللہ! میری امت کے صبح کے سفروں میں خاص برکت عطا فرما۔

(۱۶) رسول کریمؐ کے ایک صحابی حضرت جریرؓ بن عبداللہؓ کو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذوالخلصہ کا معبد منہدم کرنے کیلئے بھجوایا جو بیت اللہ کے مقابل پر کعبہ یمانی کے نام سے تعمیر کیا گیا تھا، حضرت جریرؓ نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا رسولؐ اللہ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی اے اللہ! اس کو مضبوط اور ثابت کر دے اور اسے ہدایت یافتہ اور ہدایت کرنے والا بنا دے۔ حضرت جریرؓ بیان کرتے تھے کہ دعا کا ایسا اثر ہوا کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوہ ذی الخلصہ)

(۱۷) رسول کریمؐ کو اپنی امت کے ساتھ جو محبت تھی اس کا ایک اظہار آپؐ نے اپنی شبانہ روز دعاؤں سے بھی کیا۔ جب آپؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے تو اس وقت کئی کمزور مسلمان ایسے تھے جو مکہ میں رہ گئے اور مختلف وجوہ سے ہجرت نہ کر سکتے تھے اور مکہ میں اذیتیں برداشت کر رہے تھے آپؐ کے دل میں اپنے ان کمزور بھائیوں کیلئے جو درد تھا اس کا اندازہ آپؐ کی دعاؤں سے کیا جا سکتا ہے، ایک زمانہ تک آپؐ اپنے ان مظلوم مریدوں کے نام لے لے کر عشاء کی نماز میں دعا کرتے اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو کفار مکہ سے نجات دے، اے اللہ! ولید بن ولید کو ان سے رہائی دے، اے اللہ سلمہ بن ھشام کو مشرکوں کے ظلم سے بچا، اے اللہ! سب کمزور مسلمانوں (مومنوں) کی نجات کے سامان فرما۔ (بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء علی المشرکین)

(۱۸) امت کے ساتھ دعاؤں کے پہلو سے حضورؐ کی محبت آپؐ کے اس جذبہ سے کیسی صاف جھلکتی ہوئی نظر آتی ہے۔ جو آپؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کو کسی ایک دعا کی قبولیت کا اختیار دیا جاتا ہے۔ اور میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنی یہ دعا چھپا کر رکھ لوں اور آخرت میں امت کی شفاعت کیلئے خدا کے حضور یہ دعا مانگوں کہ میری امت کو بخش دے۔ (بخاری کتاب الدعوات)

(۱۹) رسول کریمؐ نے اپنی امت مرحومہ کا اتنا خیال رکھا کہ اس کے حق میں یہ دعا کی اے اللہ! جو شخص بھی میری امت کا والی یا حاکم ہو اور اس پر سختی یا زیادتی کرے تو خود اس سے بدلہ لینا اور اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنا اور جو والی یا حاکم میری امت سے نرمی کا سلوک کرے تو بھی اس کے ساتھ نرمی کا سلوک فرمانا۔ (جامع الصغیر للسیوطی)

پھر آپؐ نے اپنے روحانی خلفاء کے حق میں دعا کی اے اللہ! میرے ان خلفاء کے ساتھ خاص رحم اور فضل کا سلوک فرمانا جو میرے زمانہ میں آئیں گے اور میری احادیث اور سنت لوگوں تک پہنچائیں گے خود اس پر عمل کریں گے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دیں گے۔ (جامع الصغیر للسیوطی)

یہ تو ہمارے آقا و مولی حضرت محمدؐ کی دعاؤں کی وسعت کا عالم تھا۔ جس سے کوئی دور اور زمانہ محروم نہیں رہا۔ اور قیامت تک آنے والے متبعین اُمت کیلئے آپؐ نے دعائیں کر دی ہیں۔ لیکن وہ خوش نصیب جنہوں نے آپؐ کا مبارک دور دیکھا، انہوں نے قبولیت دعا کے ایسے نشان کثرت سے دیکھے۔

(۲۰) جب آپؐ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو یہ ایک وبائی علاقہ تھا جس کی وجہ سے کئی صحابہؓ حضرت ابو بکرؓ، حضرت بلالؓ، اور حضرت عائشہؓ وغیرہ بیمار پڑ گئے رسول کریمؐ نے اس وقت خدا کے حضور دعا کی کہ اے مولی! اس وبائی علاقہ کی وباء کو دور کر دے، اے اللہ! مکہ کی طرح مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کر دے اور اس شہر کے رزق میں برکت عطا فرما۔ (بخاری فضائل المدینہ)

یہ دعا جس طرح قبول ہوئی خود شہر مدینہ کی آبادی و شادابی اس پر شاہد و ناطق ہے۔

(۲۱) ایک دفعہ مدینہ میں سخت قحط پڑ گیا، ایک شخص نے خطبہ جمعہ میں کھڑے ہو کر نہایت لجاحت سے باران رحمت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کے نزول کی دعا کیلئے عرض کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ! مال مویشی خشک سالی سے ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ گئے آپؐ دعا کریں کہ خدا بارش دے۔ رسول کریمؐ نے اسی وقت ہاتھ اٹھایا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! ہماری خشک سالی دور کر اور ہم پہ بارش برسا حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ اس وقت ہمیں آسمان پر کوئی بادل نظر نہیں آتا تھا اور مطلع بالکل صاف تھا اچانک سلع کی پہاڑیوں کے پیچھے سے چھوٹی سی ایک بدلی اٹھی جو وسط آسمان میں آکر پھیلی۔ پھر برسی اور خوب برسی یہاں تک کہ ایک ہفتہ تک ہم نے سورج کی شکل نہ دیکھی اگلے خطبہ جمعہ کے دوران پھر ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسولؐ اللہ! اب تو بارش کی کثرت سے مال مویشی مرنے لگے ہیں۔ اور رستے ٹوٹ رہے ہیں۔ دعا کریں کہ اب بارش تھم جائے رسول کریمؐ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ! ان بادلوں کو ہمارے اردگرد سے لے جا۔ ان کو ہم پہ نہ برسا، پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں اور درختوں پر لے جا تب اسی وقت بارش تھم گئی اور ہم جمعہ کے بعد باہر نکلے تو دھوپ نکل چکی تھی۔ (بخاری ابواب استسقاء)

یہ تو ایک عجیب اور معجزانہ رنگ کی قبولیت دعا کا تذکرہ تھا جو خاص طور پر دعا کی تحریک کے بعد جوش سے ظہور پذیر ہوئی۔ ورنہ دعا تو رسول کریمؐ کا معمول تھا۔ کبھی صحابہؓ کی خدمات دینیہ دیکھ کر از خود آپؐ کو تحریک دعا ہوتی اور کبھی دعا کے نتیجہ میں جوش دعا کا نتیجہ ظاہر ہوتا۔

(۲۲) حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفیٰ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں جو شخص بھی مالی قربانی کے طور پر صدقہ یا چندہ پیش کرتا آپؐ اس کے خاندان کیلئے دعا کرتے ایک دفعہ میرے والد حضرت ابو اوفیٰ نے کچھ مال بطور صدقہ پیش کیا تو آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! ابو اوفیٰ کے خاندان پر رحمتیں نازل کر۔ (بخاری کتاب الدعوات)

(۲۳) ایک دفعہ آپؐ وضو کی تیاری میں قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس وقت کم سن بچے تھے، دس گیارہ برس کی عمر ہو گی۔ انہوں نے حضورؐ کیلئے پانی کا لوٹا بھر کے رکھ دیا۔ حضورؐ تشریف لائے اور پوچھا کہ یہ پانی کس نے رکھا ہے۔ عرض کیا گیا کہ عبداللہ بن عباسؓ نے! تب آپؐ کے دل میں اس بچہ کیلئے محبت کا ایسا جذبہ پیدا ہوا کہ آپؐ نے اسے اپنے ساتھ محبت سے چمٹا لیا اور دعا کی اے اللہ! اس بچہ کو دین کی سمجھ عطا کرنا، اے اللہ! اس بچہ کو کتاب اور حکمت کا علم عطا فرما۔ (بخاری کتاب الدعوات کتاب العلم و کتاب الوضوء)

یہ دعا کچھ اس طرح پایہ قبولیت کو پہنچی کہ حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ امت کے عظیم الشان اور زبردست فقیہ اور عالم ہوئے "حبر الامۃ" کا خطاب ان کو ملا یعنی امت کے متبحر عالم۔ رسول کریمؐ خدمت دین بجا لانے والوں کیلئے تو بغیر تحریک کے ذاتی جوش سے دعا فرماتے تھے۔ حضرت جریرؓ بن عبداللہؓ نے کعبہ یمانی منہدم کرنے کے بعد جب حضور کی خدمت میں مہم کے کامیاب ہونے کی خبر بھجوائی تو رسول کریمؐ نے اس مہم میں بھجوائے گئے رحمس قبیلہ کے جملہ گھوڑ سواروں کیلئے برکت کی دعا کی اور ایسی خوشی اور دلی جوش سے دعا کی کہ پانچ مرتبہ یہ جملہ دہرایا کہ اے اللہ! اس قبیلہ کے گھوڑ سواروں اور پیادوں کو برکتیں عطا فرما۔ (بخاری کتاب المغازی غزوۃ ذی الخلصہ)

(۲۴) ایک دفعہ ایک ماں اور باپ جن میں علیحدگی ہو چکی تھی اپنے بچے کی حفاظت کا مسئلہ حضورؐ کی خدمت میں فیصلہ کیلئے لائے، بچہ کا رجحان طبعاً والدہ کی طرف تھا اور حضورؐ کی نورانی بصیرت کا فیصلہ یہ تھا کہ بچے کی کفالت والد کے پاس بہتر طور پر ہو سکے گی، بچے کو جب اختیار دیا گیا تو وہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

والدہ کی طرف جانے لگا۔ رسول کریمؐ نے طبعی جوش سے بچہ کے حق میں دعا کی کہ اے اللہ! اس کی باپ کی طرف رہنمائی کر دے اور وہی بچہ جو تھوڑی دیر پہلے ماں کی طرف دوڑا جا رہا تھا لپک کر باپ سے لپٹ گیا اور یوں حضورؐ کی دعا مقبول ٹھہری۔

(۲۵) حضرت ابوھریرہؓ نے یمن سے آکر ۷ ھ میں اسلام قبول کیا، انہوں نے ایک دفعہ رسول کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپؐ سے جو باتیں سنتا ہوں بھول جاتا ہوں میرے لئے دعا کریں، آپؐ نے فرمایا ابوھریرہؓ چادر پھیلاؤ۔ ابوھریرہؓ نے چادر پھیلائی آپؐ نے دعا کی اور پھر وہ چادر ابوھریرہؓ کو اوڑا دی۔ ابوھریرہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کبھی کوئی روایت نہیں بھولی۔ یہی وجہ ہے کہ بعد میں آکر ابتدائی صحابہؓ سے بھی ابوھریرہؓ کی روایات زیادہ ہیں۔ (ترمذی مناقب، بخاری بیوع)

(۲۶) رسول کریمؐ نے بعض بیماریوں کیلئے معجزانہ شفا کی دعا مانگی اور خداتعالیٰ نے بعض واقعات میں اس دعا کی قبولیت کے فوری اثرات ظاہر فرمائے، غزوہ خیبر میں جب رسول اکرمؐ نے اعلان فرمایا کہ کل میں جس شخص کو جھنڈا دوں گا اس کے ہاتھ پر خداتعالیٰ فتح عطا فرمائے گا تو کئی صحابہ نے اس امید میں رات بسر کی کہ شاید یہ قرعہ فال ان کے نام پڑے۔ حضرت علیؓ کو آشوب چشم کی تکلیف تھی اور آنکھیں اتنی شدید دکھتی تھیں کہ صحابہؓ کا اس طرف خیال ہی نہیں گیا کہ یہ عظیم فاتح حضرت علیؓ بھی ہو سکتے ہیں۔ اگلی صبح جب حضورؐ نے حضرت علیؓ کو یاد کیا تو صحابہؓ نے ان کی بیماری کی وجہ سے معذوری پیش کرنا چاہی مگر نبی کریمؐ نے حضرت علیؓ کو بلا کر آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور دعا کی، خدا نے حضرت علیؓ کو معجزانہ طور پر اسی وقت شفا عطا فرمائی اور شفا بھی ایسی کہ یوں لگتا تھا جیسے پہلے کبھی آپؓ کی آنکھیں خراب ہی نہ ہوئیں تھیں۔ (بخاری کتاب الجہاد)

(۲۷) سائب بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ مجھے میری خالہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ حضورؐ یہ میرا بھانجا سائب بیمار ہو گیا ہے آپؐ اس کیلئے دعا کریں حضورؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے حق میں برکت کی دعا کی۔ حضورؐ نے وضو فرمایا تو میں نے آپؐ کے وضو کا بچا ہوا پانی بطور تبرک پی لیا۔ (بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبوۃ)

سائب سن ۲ ھ میں پیدا ہوئے تھے یہ واقعہ پانچ چھ برس کی عمر کا معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے سائب کو رسول کریمؐ کی دعا کی برکت سے نہ صرف شفا دی بلکہ لمبی عمر عطا فرمائی اور سن ۸۰ ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ (اکمال فی اسماء الرجال للخطیب)

(۲۸) یزید بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے سلمہؓ کی پنڈلی پر ایک زخم کا نشان دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیسا نشان ہے؟ انہوں نے بتایا کہ خیبر کے دن مجھے یہ زخم آیا تھا۔ اتنا بڑا زخم تھا کہ لوگ کہنے لگے کہ سلمہؓ زخمی ہو گیا۔ مجھے اٹھا کر نبی کریمؐ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپؐ (نے دعا کرکے) تین پھونکیں مجھ پہ ماریں تو اس وقت وہ زخم اچھا ہو گیا۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی زخم آیا ہی نہیں۔ (صرف نشان باقی رہ گیا۔) (بخاری مغازی غزوہ خیبر)

(۲۹) عمرو بن خطیبؓ بیان کرتے تھے کہ رسول کریمؐ نے اپنا ہاتھ میرے چہرے پر پھیرا اور میرے حق میں صحت وخوبصورتی کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو اس طرح قبول فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عمرو کو صحت والی لمبی زندگی اور اولاد عطا فرمائی۔ ان کی کنیت ابوزید ہوئی اور ۱۲۰ سال کی عمر میں بھی ایسی صحت تھی کہ سر میں صرف چند سفید بال تھے۔ (باقی آئندہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بقیہ از صفحہ 2

تن سے جدا کر سکتی ہے۔ تو تم دیکھو کہ یہ تلوار ہمارے ہاتھوں میں آگئی ہے۔
معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں نے اس آواز کو سنا اور اس کی وجہ سے ان کے دلوں پر کئی قسم کے اندیشے قبضہ کر گئے۔ کئی قسم کے توہمات میں وہ مبتلا ہوگئے اور اس وقت ایسی کیفیت دکھائی دے رہی ہے۔ میں ان کو اسی مضمون کی ایک اور بات یاد کرانا چاہتا ہوں جس میں جو کچھ بھی میں نصیحت کر سکتا تھا اس کا بہترین خلاصہ بیان ہوگیا ہے۔
حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک غزوے کے موقع پر اپنے غلاموں سے (علیحدہ) اکیلے ایک درخت کے سائے میں آرام فرما رہے تھے کہ آپ کی آنکھ ایک للکار کی آواز سے کھلی۔ ایک دشمن مسلمانوں سے نظر بچا کر آپ تک پہنچا اور آپ ہی کی تلوار اٹھا کر اس نے آپ کے سر پر سونتی اور کہا کہ اے محمد: بتا اب تجھے میرے ہاتھوں سے اور میری اس تلوار سے کون بچا سکتا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اسی طرح اطمینان سے لیٹے رہے اور فرمایا: "میرا خدا"
کتنی عظیم بات ہے تمام دنیا میں قیامت تک (ایمان والوں) پر آنے والے ابتلاؤں کا ایک ہی جواب ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس وقت اس ظالم کو دیا اور ہمیشہ ہر مومن ہر ظالم کو یہی جواب دیتا رہے گا اور اگر یہ جواب نہیں دے گا تو اس کے بچنے کی کوئی ضمانت دنیا میں نہیں ہے۔۔۔ گزند پہنچیں گے۔ تکلیفیں پہنچیں گی۔ قرآن فرماتا ہے کہ ایسا ہوگا۔ روحانی اور جذباتی طور پر تم کئی قسم کی اذیتیں پاؤ گے لیکن اگر تم ثابت قدم رہو اور اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس جواب پر ہمیشہ پوری وفاء اور توکل کے ساتھ چمٹے رہو۔۔۔ (تو) آج بھی وہی خدا زندہ ہے۔ اس کی جبروت کی قسم کھا کر ہم کہتے ہیں کہ وہی خدا آج ہمیں۔۔۔۔۔ ظلم وستم سے بچائے گا۔ احمدیت کی ترقی کو (دشمن) دنیا میں روک نہیں سکا اور آخر انتہائی ذلت کے ساتھ نامراد اور ناکام اس دنیا سے رخصت ہوا۔ پس تلواروں کے بدلنے سے تمہارے ایمان کیسے بدل سکتے ہیں۔ اپنے ایمانوں کی حفاظت کرو۔ اور ثابت قدمی دکھاؤ اور اللہ پر توکل رکھو اور یقین کرو وہ خدا جس نے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے وہ خدا اور اس کے رسول ضرور غالب رہیں گے۔ اور ضرور غالب رہیں گے۔ اور ضرور غالب رہیں گے۔ (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ خطبہ سے ایک اقتباس۔ بحوالہ الفضل ۱۷ نومبر ۱۹۹۰ء)

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
جدید، خوبصورت اور معیاری سونے چاندی کے زیورات کے لیئے آپ
اپنی دکان پر تشریف لائیں
طاہر جیولرز،
۱۹۔ شادمان مین مارکیٹ لاہور،
• فون نمبر: ۴۱۲۴۷۱

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تلاوت قرآن کریم

محمود مجیب اصغر صاحب

احمدیت کی دوسری صدی کے آغاز پر ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو جو تربیتی پروگرام دیا ہے اس کا ایک حصہ تلاوت قرآن کریم ہے۔ آپ نے فرمایا

"ہم میں سے ہر ایک شخص نماز باترجمہ جانتا ہو اور نماز پانچ وقت پڑھنے کا عادی ہو اور دوسری چیز اس کے ساتھ ملانے والی یہ ضروری ہے کہ صبح تلاوت کی عادت ڈالیں" (خطبہ جمعہ فرمودہ 24 نومبر 1989ء)

ملفوظات جلد اول صفحہ 234 میں لکھا ہے کہ بابو محمد افضل صاحب نے ہندوستان سے افریقہ کی طرف روانگی کے موقع پر حضرت مسیح موعود سے عرض کی کہ بعض غفلت کے مقامات سے وہ شکوک و شبہات و نفسانی ظلمتوں کا ایک دریا ہمراہ لائے تھے اور اب پھر انہیں مقامات کو جانا ہے اس لئے دعا کی جائے۔ حضرت اقدس نے ایسی مشکلات سے نکلنے کے لئے مندرجہ ذیل چار امور بطور علاج بتائے۔

"1۔ قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہنا

2۔ سفر کے حالات قلمبند کرتے رہنا

3۔ اگر ممکن ہو تو ہر روز ایک کارڈ لکھتے رہنا"

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی حیات طیبہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو قرآن کریم سے انتہائی درجے کا عشق تھا اور آپ بڑی کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تھے اور اس پر غور و فکر کیا کرتے تھے۔ چھ سات سال کی عمر میں آپ نے قرآن شریف پڑھا۔ آپ کتاب البریہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر قریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے ان استادوں کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا"۔

حضرت اقدس کی پہلی شادی پندرہ سولہ سال کی عمر میں ہوئی۔ عین عالم شباب میں بھی آپ کو سب سے زیادہ انہماک تلاوت قرآن شریف اور اس پر گہرا غور و خوض کرنے میں تھا۔ ایک دوست بیان کرتے ہیں

"میں نے ایک دفعہ آپ کو قادیان سے بٹالہ تک بیل گاڑی میں سفر کرتے دیکھا آپ نے قادیان سے نکلتے ہی قرآن شریف کھول کر سامنے رکھ لیا اور بٹالہ پہنچنے تک جس بیل گاڑی کے ذریعہ کم و بیش پانچ گھنٹے لگے ہوں گے آپ نے قرآن شریف کا ورق نہیں الٹا اور انہی سات آیتوں کے مطالعہ میں پانچ گھنٹے خرچ کر دئے۔

اس واقعہ میں اگرچہ حضرت اقدس کے سورۃ فاتحہ کی تلاوت اور اس پر غور و خوض کرنے کی طرف اشارہ ہے لیکن یہی

"قرآن جواہرات کی تھیلی ہے"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کیفیت سارے قرآن کریم کے بارہ میں تھی۔ آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ "آپ کے پاس ایک قرآن مجید تھا اس کو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے وہ کہتے ہیں کہ میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ شائد دس ہزار مرتبہ اس کو پڑھا ہو" (حیات النبی جلد اول صفحہ 58)

آپ کے والد حضرت مرزا غلام مرتضٰے صاحب مرحوم کو آپ کے مستقبل کا بہت فکر رہتا تھا۔ انہوں نے ایک مرتبہ ملازمت کے لئے ایک دوست کے ہمراہ ریاست جموں بھجوادیا

جموں میں آپ جتنے دن رہے نماز اور قرآن شریف کی تلاوت میں وقت گزارا۔

چونکہ ریاستوں کی نوکریوں میں درباری اور خوشامد کا رنگ بہت غالب ہوتا ہے اور ان باتوں سے آپ کو سخت نفرت تھی اس لئے وہاں ملازمت کرنے کو دل نہ چاہا۔ آپ کے والد صاحب کو ان حالات کا پتہ لگا تو چند روز کے بعد ایک اور رشتہ دار کو بھیج کر بلوالیا۔ (حیات النبی جلد اول صفحہ 58)

اس کے کچھ عرصہ بعد 1864ء میں آپ کے والد صاحب نے آپ کو سیالکوٹ ملازم کروادیا اس وقت آپ کی عمر 19 سال کے قریب تھی۔ چار سال تک آپ سیالکوٹ رہے۔ اس زمانے کے بارہ میں شمس العلماء جناب مولانا سید میر حسن صاحب مرحوم جو شاعر مشرق ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے استاد تھے بیان کرتے ہیں۔

"حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں میں جو اس عاصی پر معاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر رہا کرتے تھے۔ کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے بیٹھ کر، کھڑے ہوکر، ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع اور خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی"۔ (سیرت المہدی حصہ اول)

حضرت مسیح موعود کی ساری عمر قرآن کریم پڑھنے اور اس کی عظمتیں اور خوبیاں بیان کرتے ہوئے گزری اور قرآن کریم کی تلاوت کی اصل غرض بھی تو یہی ہے کہ اس کے حقائق اور معارف کا علم ہو۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں۔

"قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر کرے۔ یہ یاد رکھو کہ قرآن شریف میں ایک عجیب و غریب اور سچا فلسفہ ہے اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی جب تک نظام اور ترتیب قرآنی کو مدّ نظر نہ رکھا جاوے اور اس پر پورا غور نہ کیا جاوے قرآن شریف کے اغراض پورے نہ ہوں گے"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 429)

جن لوگوں نے آپ کو شناخت کیا اور جن میں سر فہرست حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین خلیفہ المسیح اول کی ذات

"تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے"

"حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

گرامی ہے جو قرآن کریم کے عشق میں مخمور رہنے والے وجود تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول کی وفات پر برصغیر پاک و ہند کے پریس نے بکثرت تبصرے شائع کئے اور سبھی نے آپ کے قرآن شریف کے ساتھ دلی لگاؤ کا ذکر کیا۔ منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور نے لکھا "سب سے زیادہ شہرت و عزت اپنی جماعت میں آپ کو قرآن شریف کے حقائق و معارف کی تشریح کے باعث حاصل ہوئی جس میں علوم جدیدہ و تازہ تحقیقات فلسفہ پر نظر رکھتے تھے اور اسلام کو فطرت کے مطابق ثابت کرتے تھے"۔ (تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ 560)

مولوی ابوالکلام آزاد ایڈیٹر الہلال (کلکتہ) نے لکھا "حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی قادیانی زہ علامہ دہر تھے جن کی ساری عمر قرآن شریف کے پڑھنے، پڑھانے میں گزری۔ ہر مذہب و ملت کے خلاف اسلام کا رد آپ نے آیات قرآنی سے کیا۔ آپ کے پاس علم تفسیر کا بہت بڑا ذخیرہ تھا"۔ (ایضاً)

آپ نے خود ایک بار فرمایا

"خدا تعالیٰ جو مجھے بہشت میں اور حشر میں نعمتیں دے تو میں سب سے پہلے قرآن شریف مانگوں اور طلب کروں تاکہ حشر کے درمیان میں بھی اور بہشت میں بھی قرآن شریف پڑھوں سناؤں"۔ (تذکرۃ المہدی حصہ اول)

یہی کیفیت حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کی تھی۔ آپ کے ذریعے کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا۔ تفسیر کبیر، تفسیر صغیر اور آپ کی بے شمار تصانیف اور خطبات اور تقاریر آپ کے عشق قرآن اور غیر معمولی محنت اور اس کے علوم کے حقائق و معارف پر اطلاع پانے کا زندہ ثبوت ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ بھی بہت بڑے عاشق قرآن تھے۔ تعلیم و خدمت و اشاعت قرآن کے لئے عظیم جدوجہد آپ کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"خلیفہ وقت کا سب سے بڑا اور اہم کام یہی ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنے والا ہو کہ وہ سلسلہ حقہ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں کیا وہ قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھنے والے ہیں اور اس سے منہ پھیرنے والے نہیں بلکہ اس کی پوری پوری اطاعت کرنے والے ہیں"۔ (خطبہ جمعہ یکم جولائی 1966ء)

آپ نے اپنے دور خلافت میں قرآن کریم کی تلاوت پر بھی بہت زور دیا قرآن کریم کی تلاوت کا طریق بیان کرتے ہوئے فرمایا

"میں تلاوت قرآن کریم اس لئے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ اگر کسی جگہ کوئی بات آتی یا کوئی ایسا مضمون بیان ہوتا جس سے خدا تعالیٰ کی بزرگی اور اس کی بڑائی اور اس کی رفعت ثابت ہوتی تو آپ اللہ تعالیٰ کی حمد میں لگ جاتے اور اس کے قہر کا بیان ہوتا تو آپ استغفار میں لگ جاتے دراصل قرآن کریم کی تلاوت ہونا چاہیئے"۔ (الفضل 24 اکتوبر 1970ء)

"قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو"

"کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے اتباع سے جو نتیجہ نکلتا ہے اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود ۔۔۔ فرماتے ہیں۔

"لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اتباع سے برکات الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے مونہہ سے نکلتے ہیں ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتی ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے اور ایک لذیذ محبت الٰہی جو لذت وصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے۔ اگر ان کے وجودوں کو ہاون مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حب الٰہی کے اور کچھ نہیں دنیا ان سے ناواقف اور وہ دنیا سے دور تر اور بلند تر ہیں۔ خدا تعالیٰ کے معاملات جن سے خارق عادت ہیں انہیں پر ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے انہیں پر کھلا ہے کہ ایک ہے۔ جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی سنتا ہے جب وہ اسے پکارتے ہیں تو وہ جواب دیتا ہے جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے۔ وہ باپوں سے زیادہ انہیں سے پیار کرتا ہے۔ وہ ان کے در و دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔ پس وہ اس کے ظاہری و باطنی و روحانی و جسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں اور وہ ہر ایک میدان میں ان کی مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے اور وہ ان کا ہے"۔ (سرمہ چشم آریہ)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن کی تلاوت کرنے اور اس کے معارف سے آگاہی کی توفیق بخشے اور قرآن کی برکتوں سے ہمیں بہرہ ور کرے۔ آمین

خالد میں اشتہار دے کر ادارہ
کی اعانت فرمائیں ——— (مینیجر)

غزل

دیکھ میری بے سرو سامانیاں
منہ چڑاتی ہیں مری نادانیاں

کچھ ہوا کا شور کچھ اندر کا ڈر
کیوں لرزتی ہو کرو من مانیاں

میں نہ بولی کہہ گئیں سب حال زار
دل کی دھڑکن کی یہ کارستانیاں

رحمتیں تیری سنبھلتی ہی نہیں
میرے دامن کی تہی دامانیاں

میں یہی شاید کروں گی عمر بھر
روز رونا روز نافرمانیاں

سب نے پڑھ لیں اس نے دیکھیں تک نہیں
میرے چہرے پر لکھیں حیرانیاں

اک قدم عظمت چلا جاتا نہیں
کیا ہوئیں بے تابیاں جولانیاں

(فہمیدہ منیر صاحبہ)

سکول اور کالج
کی
کتب کے لئے
آپ کا محبوب ادارہ
ظفر بکڈپو
اردو بازار سرگودھا
فون:- ۸۸۳۵۶

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب نمبر ۱۱

نشان آسمانی

تاریخ تصنیف:۔ جون ۱۸۹۲ء۔ کل صفحات:۔ ۵۱
روحانی خزائن جلد ۴

اس کتاب کا ایک نام "شہادت الملہمین" بھی ہے۔
اس کتاب میں حضرت مسیح موعود۔۔۔۔ نے ایک مجذوب بزرگ سائیں گلاب شاہ صاحب کی پیشگوئی اور شاہ نعمت اللہ ولی رحمتہ اللہ علیہ کی پیشگوئی درج فرمائی ہے جس سے حضور کے دعویٰ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔
اس طرح یہ کتاب مخالفوں پر حجت اور موافقوں کے لئے موجب زیادت وایمان وعرفان ہے۔ کتاب کا آغاز شاہ نعمت اللہ ولی کے پچپن اشعار پر مشتمل اس قصیدے سے ہوتا ہے جس میں شاہ صاحب نے آنے والے مسیح اور مہدی کے بارے میں پیشگوئی فرمائی ہے۔ نعمت اللہ صاحب ہندوستان میں اپنی ولایت اور اہل کشف ہونے کا شہرہ رکھتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود۔۔۔۔ سے سات سو پچاس برس پہلے گزرے تھے۔ (۵۶۰ھ) ان کا یہ قصیدہ ۲۵ محرام الحرام ۱۲۶۸ھ میں شائع شدہ ہے۔
اس قصیدے میں نعمت اللہ صاحب کہتے ہیں کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ الہاماً کہہ رہا ہوں اور پھر اس میں انہوں نے آنے والے موعود کا زمانہ چودھویں صدی قرار دیا کہ چودھویں صدی میں وہ آئے گا۔ اس وقت جنگیں اور سخت فتنے پیدا ہوں گے۔ اور ہندوستان کی پہلی بادشاہت ختم ہو چکی ہوگی۔ ان مصیبتوں اور ہولناکیوں کے بعد چودھویں صدی کے سر پر مجدد ظہور کرے گا۔ اس آنے والے مجدد کی ایک نشانی یہ بھی بتائی کہ اس کا ایک بیٹا بھی یادگار ہوگا (مصلح موعود)۔ اس آنے والے کے معتقدین میں حکومتوں کے بادشاہ بھی ہوں گے۔ (بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ ناقل) اور وہ چالیس سال تک الہام کے بعد زندگی کرے گا۔ وہ خدا کی طرف سے غازی ہوگا اور اس کے ہاتھ میں ذوالفقار ہوگی۔ اس کا ظاہر و باطن نبی کی مانند ہوگا۔ اس کے آنے سے اسلام رونق پر آجائے گا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے کشفی طور پر معلوم ہوا ہے کہ اس کا نام احمد ہوگا اور وہ مہدی بھی ہوگا اور عیسیٰ بھی ہوگا۔
اس قصیدے کی تشریح حضور۔۔۔۔ نے اپنی اس کتاب میں فرمائی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس نظریے کا رد کیا ہے جس کے مطابق بعض لوگ اس قصیدے کو سیّد احمد شہید پر چسپاں کرتے ہیں۔ آپ نے واضح دلائل سے ثابت کیا ہے کہ اس قصیدے کے مصداق سید صاحب نہیں ہیں بلکہ حضور خود ہیں۔
دوسرے نمبر پر آپ نے میاں گلاب شاہ مجذوب کی پیشگوئی کو درج فرمایا ہے۔ یہ بزرگ حضرت مسیح موعود۔۔۔۔ سے تقریباً چالیس سال قبل گزرے ہیں۔ ان کے ایک مرید خاص کریم بخش جمالپوری نے حلفیہ بیان کے ساتھ حضرت مسیح موعود۔۔۔۔ کے روبرو مجذوب بزرگ کی وہ پیشگوئی بیان کی ہے جس میں انہوں نے آنے والے مہدی کا ذکر کیا تھا۔
میاں گلاب شاہ نے اس پیشگوئی میں آنے والے کو عیسیٰ قرار دیا اور بتایا کہ وہ قادیان میں آئے گا اور اس کا نام غلام احمد ہوگا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کریم بخش نے میاں گلاب شاہ کی بعض اور کرامتوں کا بھی ذکر کیا جو حضور نے اپنی اس کتاب میں درج فرمائیں۔
اس کتاب کے آخر پر حضور نے لوگوں کو "تبلیغ روحانی" کے نام سے ایک آسان فیصلے کی راہ بتلائی ہے کہ جو لوگ حضور کی صداقت کے متعلق شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں ان کو استخارہ کرنے کا ایک طریق بتلایا ہے جس کے مطابق دو رکعت نفل جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یسین اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھنے کے بعد خدا کے حضور دعا کریں کہ آیا یہ شخص (حضرت مرزا غلام احمد ـــــ) سچا ہے کہ نہیں۔ اور یہ استخارہ کم از کم دو ہفتے کریں۔
اس کے بعد آپ نے مولوی محمد حسین کے فتویٰ تکفیر کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو اپنے زمانے کے فقیہوں اور فریسیوں کی لعنتوں کا سامنا کرنا پڑا تھا لیکن ان مولویوں کو ان سے بھی زیادہ خیانت کرنا پڑی۔
نیز آپ نے فرمایا کہ مجھے کافر قرار دینے سے تو ان لوگوں نے اس پیشگوئی کو پورا کر دیا جس کے مطابق آنے والے مہدی اور عیسیٰؑ کو کافر قرار دیا جانا تھا۔

(مرتبہ: سید مبشر احمد ایاز)

"اخلاق فاضلہ حاصل کرو کہ نیکیوں کی کلید اخلاق ہی ہیں" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۵۷ نیا ایڈیشن)

بقیہ از صفحہ ـــ 40

100 میٹر بیک سٹروک
(اول) مرزا وقار احمد سرگودھا۔ (دوم) سعید اللہ خان ربوہ۔ (سوم) مسعود احمد راولپنڈی
100 میٹر بریسٹ سٹروک
(اول) ظہیر احمد ربوہ۔ (دوم) مرزا وقار احمد سرگودھا
100 میٹر فری سٹائل
(اول) مہدی علی ربوہ۔ (دوم) زاہد ظفر ربوہ۔ (سوم) سعادت احمد ربوہ
200 میٹر فری سٹائل
(اول) ظہیر احمد ربوہ۔ (دوم) سعادت احمد ربوہ۔ (سوم) مہدی علی ربوہ
50 میٹر فری سٹائل
(اول) زاہد مبین حیدر آباد۔ (دوم) زاہد ظفر ربوہ۔ (سوم) جمال احمد ملک ربوہ
4×100 میٹر فری سٹائل ریلے
(اول ٹیم) ربوہ۔ مہدی علی، سعادت احمد، ظہیر احمد، زاہد ظفر
(دوم ٹیم) سرگودھا۔ مرزا وقار احمد، محمد ظفر اللہ

(ترتیب: شبیر احمد ثاقب صاحب)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نوبل کی ایجادات

(رشید احمد صاحب چوہدری۔ لندن)

دنیا میں نوبل کے نام سے کون واقف نہیں۔ یہ وہ سائنسدان ہے جس کے نام پر اعلیٰ کارکردگی پر ہر سال انعام دئے جاتے ہیں۔

ایمونیل نوبل (EMANUL NOBEL) اٹلی کے ایک سائنسدان (SUBRERO) سے بہت متاثر تھا جس نے ۱۸۴۶ء میں ایک ایسا مادہ دریافت کیا جو قدیم زمانہ سے مستعمل بارود (GUNPOWDER) سے کئی لحاظ سے بہتر تھا اس نے اس نئی دریافت کا نام نائٹرو گلیسرین (NITROGLYCRINE) رکھا۔ یہ ایک نہایت طاقتور دھماکہ خیز سیال مادہ تھا۔ یہ کان کنی وغیرہ میں استعمال ہونے لگا جہاں چٹانوں کو اس دھماکہ خیز مائع سے اڑا دیا جاتا تھا۔ چونکہ نوبل کو بھی دھماکہ خیز اشیاء میں دلچسپی تھی اس لئے اس نے ۱۸۶۰ء میں سٹاک ہالم (STOCKHOLM) میں نائٹرو گلیسرین تیار کرنے کا کارخانہ لگانے کا ارادہ کیا۔ نوبل کے دو بیٹے تھے انہوں نے بھی اس کام میں نوبل کا ہاتھ بٹایا مگر بد قسمتی سے کارخانہ قائم ہوتے ہی افتاد آپڑی اور تھوڑے عرصہ بعد ہی کارخانہ میں اس زور کا دھماکہ ہوا کہ کارخانے کی تمام عمارات لرز اٹھیں اور کئی مزدور اور کاریگر حادثے کا شکار ہوگئے۔ اس حادثہ میں اس کا ایک بیٹا بھی ہلاک ہوگیا۔

حادثہ کے باوجود اس نے ہمت نہ ہاری اور اپنے بیٹے الفرڈ (ALFRED) جو بچ گیا تھا کے ساتھ مل کر دوبارہ کارخانہ قائم کیا اور قلیل عرصہ میں وہ بڑے پیمانے پر NITROGLYCRINE تیار کرنے لگا۔ سب سے زیادہ مشکل جو اسے پیش آرہی تھی وہ اس مادہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی تھی۔ یہ بڑا جان جوکھوں کا کام تھا کیونکہ ہلکی سی ٹھوکر بھی قیامت برپا کر سکتی تھی۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے نوبل کو بہت محنت کرنی پڑی اور وہ ایسی چیز دریافت کرنے کی ٹوہ میں لگ گیا جس میں تحلیل ہو کر نائٹرو گلیسرین خطرناک مادہ نہ رہے۔ جلد ہی اس نے ایسی چیز ڈھونڈ نکالی یہ کائیسل گر (KIESELGUHR) پاؤڈر تھا جو سمندری مخلوق کی ہڈیوں کو پیس کر بنایا گیا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ اس کی ایک فیکٹری کے کاریگر نے ایک دن یہ مشاہدہ کیا کہ ٹین کے ڈبہ میں سوراخ ہوجانے کی وجہ سے تمام کا تمام سیال مادہ بہہ گیا اور تھوڑے سے سفید پاؤڈر نے اس کو جذب کرلیا۔ نوبل کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے لیبارٹری میں مزید تجربات کئے۔ اسے معلوم ہوا کہ یہ سفید پاؤڈر اپنے وزن سے تین گنا نائٹرو گلیسرین کو اپنے اندر باسانی جذب کرسکتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ ان دونوں کے ملنے سے جو چیز پیدا ہوتی ہے اس کی خاصیت نائٹرو گلیسرین سے بالکل مختلف ہے۔ مثلاً اب یہ پاؤڈر ہلانے جلانے سے پھٹتا نہیں بلکہ کھلی ہوا میں آگ لگانے پر بھی بھڑکتا نہیں۔ مگر جب اس کو سخت شے کے اوپر زور سے مارا جائے یا فیوز لگا کر اڑایا جائے، تو دھماکہ پیدا کرتا ہے۔ اس نئی دریافت پر نوبل بہت خوش ہوا اور اس کا نام اس نے ڈائنامائٹ رکھا۔ جلد ہی صنعتی حلقوں میں اس کی مانگ بڑھ گئی اور اس کی ایجاد کے ساتھ نائٹرو گلیسرین کی وجہ سے حادثات میں بہت کمی آگئی۔

نوبل کی خواہش تھی کہ وہ نائٹرو گلیسرین کے کارخانے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تمام یورپ میں قائم کرے مگر بینکوں سے اس کو اس کام کے لئے سرمایہ حاصل نہ ہوسکا۔ بنکوں کے مینجر نائٹرو گلیسرین جیسے خطرناک مادہ کی تیاری کے لئے خطرات مول لینے کو تیار نہ تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ نوبل امریکہ بھی گیا تاکہ وہاں سے وہ سرمایہ کا بندوبست کرسکے اور اپنے سامان میں وہ نائٹرو گلیسرین کے کنستر بھی لے گیا۔ مگر جب ہوٹل کے مالک کو جہاں وہ ٹھہرا تھا نائٹرو گلیسرین کے خطرات سے آگاہی ہوئی اس نے فی الفور نوبل کو اپنے ہوٹل سے نکال دیا اور معلوم ہونے پر کسی ہوٹل والے نے اس کو ٹھہرنے کی جگہ نہ دی۔ مگر ان تمام مشکلات کے باوجود وہ فرانس اور کئی دیگر یورپی ممالک میں اپنے کارخانے قائم کرنے میں کامیاب ہوگیا۔

۱۸۷۵ء میں نوبل نے ایک اور مفید ایجاد کی۔ یہ دریافت محض اتفاقی تھی۔ ہوا یوں کہ ایک دن وہ اپنی لیبارٹری میں نائٹرو گلیسرین پر مزید تجربات کر رہا تھا کہ اس کی انگلی زخمی ہوگئی۔ اس نے زخم پر COLLODION دوائی لگائی جو اس وقت عام طور پر زخموں پر لگائی جاتی تھی اور جس سے زخم پر نئی جلد بن جاتی تھی اور اس طرح زخم خراب ہونے سے بچ جاتا تھا۔ نوبل دوائی لگا کر اپنے کام میں مشغول ہوگیا۔ اتفاق سے کام کے دوران نائٹرو گلیسرین کے چند قطرات اس کی انگلی پر گر گئے اس نے دیکھا کہ COLLODION کا رنگ بدل گیا ہے۔ سائنسدان ہونے کی حیثیت سے اس نے جاننا چاہا کہ ان دونوں کے ملنے سے کیا نئی چیز پیدا ہوتی ہے چنانچہ اس نے لیبارٹری میں تجربہ کیا اور جب دونوں کو ملایا تو وہ ایک نہایت شفاف JELLY کی شکل کی چیز بن گئی۔ مزید تجربات سے معلوم ہوا کہ یہ جیلی ڈائنامائٹ سے بھی زیادہ طاقتور (EXPLOSIVE) دھماکہ خیز ہے۔ نوبل نے اس نئی دریافت کا نام GELATIN رکھا اس طرح GELATIN کی دریافت محض اتفاق سے ہوئی اور اس کی وجہ سے نوبل کا نام بہت شہرت اختیار کر گیا۔

نوبل ۱۸۹۶ء میں وفات پا گیا۔ اس کے مرنے کے بعد ۱۹۰۱ء میں اس کی وصیت کے مطابق پرائز فنڈ کا قیام عمل میں آیا اور اس وقت سے لے کر آج تک ہر سال دنیا میں ہزاروں پونڈ کے وظائف تقسیم کئے جاتے ہیں۔

ایک انعام دنیا بھر میں امن کے لئے نمایاں کام کرنے پر دیا جاتا ہے اس کا انتخاب ناروے کی پارلیمنٹ کرتی ہے۔ دوسرا انعام طب، فزکس اور لٹریچر میں ان اشخاص کو دیا جاتا ہے جنہوں نے ان شعبوں میں نہایت اعلیٰ کام کیا ہو۔ اس کا انتخاب سویڈن کی اکیڈمی کرتی ہے۔ اس کے تحت ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو ۱۹۷۸ء میں فزکس کے شعبہ میں نوبل پرائز کا حقدار قرار دیا گیا تھا۔

۱۹۹۰ء میں نوبل انعامات حاصل کرنے والے

امن پرائز

امسال امن کا نوبل ایوارڈ روسی لیڈر میخائل گورباچوف کو ملا۔ اس میں شک نہیں کہ صدر گورباچوف اس صدی کے مدبر اور دور اندیش سیاسی لیڈر ہیں جنہوں نے مغربی دنیا کے سیاسی لیڈروں کو اپنی پالیسیوں کی وجہ سے ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ تخفیف اسلحہ کی کانفرنسوں میں انہوں نے امریکن لیڈروں کو مات دے دی۔ دونوں جرمنیوں کو متحد کرنے میں بڑی حد تک انہوں نے دور اندیشی سے کام لیا اور دیوار برلن ٹوٹ گئی۔ روس کے اندر بھی کئی ایک اصلاحات گورباچوف کی دیانتدارانہ سیاست کے طفیل کی جارہی ہیں۔ سویت یونین اور مشرقی یورپ کے ملکوں میں حالیہ دنوں میں ہونے والی تبدیلیوں سے بین الاقوامی تنازعوں اور چپقلشوں میں کمی آئی ہے جس

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سے کہ گورباچوف کی ذہانت کا اندازہ ہوتا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے ان کو اس سال نوبل امن پرائز کا حقدار قرار دیا گیا۔

علم طبیعات پرائز

علم طبیعات میں اعلیٰ کارکردگی پر امسال تین سائنسدانوں کو نوبل پرائز کا حقدار قرار دیا گیا۔ جیرمی فریڈ مین (JEROME FRIEDMAN) اور ہنری کینڈل (HENRY KENDALL) دونوں MASSACHU SETTS کے انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میں پروفیسر ہیں۔ ان کے تیسرے ساتھی رچرڈ ٹیلر (RICHARD TAYLOR) کیلی فورنیا میں سٹین فورڈ (STANFORD) یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ ان تینوں نے ایٹم کی ساخت پر مختلف تجربات کئے اور دریافت کیا کہ ایٹم کے مرکز میں واقع NUCLEUS کی بناوٹ میں پروٹون اور نیوٹرون کے علاوہ چند اور ذرات کی تہ بھی موجود ہے۔ انہوں نے ان سائنسی تجربات کا سلسلہ ۱۹۶۷ء سے شروع کیا تھا۔ ان کے تجربات سے اس بات کا قوی امکان ثابت ہوتا ہے کہ ایٹم کے اندر کوارکس (QVARKS) موجود ہیں۔ کوارکس سائنسدانوں کی اصطلاح میں ان مفروضہ ذرات کو کہتے ہیں جو تمام چیزوں کے مفردات (ELEMENTS) میں پائے جاتے ہیں۔

علم کیمیا

علم کیمیا میں ہاورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ایلیا جیمز کوری (ELIAS JAMES COREY) کو چنا گیا۔ پروفیسر کوری نے اپنے تجربات کے ذریعہ MOLECULE بنانے کے نت نئے طریقے ایجاد کئے ان میں سے چند ایک تو نہایت اہم اور مفید ہیں۔ اس دریافت کی وجہ سے کیمیا دانوں نے ایسے مرکبات تیار کئے جو نباتات اور جانداروں میں انتہائی قلیل مقدار میں موجود ہوتے ہیں اور جن کو تیار کرنا ناممکنات میں سمجھا جاتا تھا۔ پروفیسر کوری کی اس دریافت کے بعد ان مرکبات کی تیاری بڑے پیمانے پر شروع ہوگئی۔ پروفیسر کوری نے یک صد کے لگ بھگ پراڈکٹس تیار کیں جن میں سے ایک PROSTAGANDINS کہلاتی ہے جو بالکل ہارمونز کی طرح کام کرتی ہے۔

غزل

ہم شہر ان کے پیار کا دل میں بسائیں گے\
آنکھوں میں شوق دید کی شمعیں جلائیں گے\
ان کے غم فراق میں آنسو گرائیں کیوں\
جب روبرو ملیں گے تو دریا بہائیں گے\
تھوڑی سی اپنے پاؤں کی وہ خاک بھیج دیں\
ہم اس کو اپنی آنکھ کا سرمہ بنائیں گے\
دیکھو ہمارا آج دل کتنا اداس ہے\
لگتا ہے آج رات وہ خوابوں میں آئیں گے\
کچھ دیر جاگنا کہ ظفر آج رات ہم\
یادوں میں بھیگتا تمہیں نغمہ سنائیں گے

(مبارک احمد صاحب ظفر۔ ربوہ)

کرو تیاری! بس اب آئی تمہاری باری\
یونہی ایام پھرا کرتے ہیں باری باری\
ہم نے تو صبر و توکل سے گزاری باری\
ہاں مگر تم پہ بہت ہوگی یہ بھاری باری

ایک آمر کا انجام

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(تحریر:۔ محمد مسعود خان صاحب۔ ربوہ)

۱۹۴۵ء میں دوسری جنگ عظیم کے اختتام کے بعد ہٹلر کے متعلق مختلف لوگ مختلف آراء رکھتے تھے۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ وہ برلن میں لڑائی کے دوران مارا گیا ہے۔ کچھ کا کہنا تھا کہ ہٹلر کو اس کے افسروں نے ٹرگا ٹن (TIERGARTAN) میں قتل کر دیا ہے۔ کچھ کی رائے تھی کہ ہٹلر ہوائی جہاز یا آبدوز کی ذریعے جرمنی سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا ہے اور اب کسی دور دراز بالٹک کے کسی جزیرے میں روپوش ہے۔ غرض جتنے منہ اتنی ہی باتیں تھیں۔ یہ افواہیں کافی دیر تک دنیا میں گردش کرتی رہیں۔ روس اس وقت حقائق کو کھول کر بیان کرنے کی بہترین پوزیشن میں تھا لیکن انہوں نے بھی اس غیر یقینی کی فضا میں اور اضافہ کیا۔ ایک وقت انہوں نے اعلان کیا کہ ہٹلر مر چکا ہے لیکن کچھ ہی عرصے کے بعد خود ہی اپنے اعلان کی صحت پر شبہ کا اظہار کر دیا۔ بعد ازاں انہوں نے اعلان کیا کہ ہٹلر اور ہٹلر کی بیوی ایوا براؤن (EVA BRAUN) کی لاشیں انہوں نے ڈھونڈ نکالی ہیں اور لاشوں کو انہوں نے دانتوں کے ذریعے پہچان لیا ہے لیکن پھر تھوڑے ہی عرصے کے بعد برطانیہ پر الزام لگا دیا کہ انہوں نے ہٹلر کو اپنے علاقے میں چھپا رکھا ہے۔

اس وقت جرمنی میں موجودہ برٹش انٹیلی جنس کے اداروں نے تمام تر ممکن شواہد اور حقائق کو اکٹھا کرنا شروع کیا تا کہ ہٹلر کے متعلق جہاں تک ممکن ہے اصل حقیقت کو جانا جاسکے۔ ہٹلر کی خود کشی کے بارے میں یہ مضمون اسی تحقیق سے ماخوذ ہے جس کے لئے ہر ممکن طریقہ بروئے کار لایا گیا اور جس کو معروف محقق ROPER TREVOR R H نے اپنی کتاب THE LAST DAYS OF HITLER کے ذریعے دنیا کے سامنے پیش کیا۔

اپریل ۱۹۴۵ء میں روسی بڑی تیزی سے اپنا گھیرا برلن کے گرد تنگ کرتے جا رہے تھے۔ روسی افواج کی پیش قدمی کو روکنے میں جرمنی افواج مکمل طور پر ناکام رہی تھیں۔ ہٹلر پہلے ہی اپنے جرنیلوں کا مشورہ رد کر چکا تھا کہ ہٹلر کو جلد از جلد برلن سے نکل جانا چاہیئے قبل اس کے کہ روسی فوجیں ایسی پوزیشن اختیار کر لیں کہ ان کا حصار توڑنا ناممکن ہو جائے۔

۲۴ اپریل ۱۹۴۵ء کو جرمن جرنیل SCHOERNER کا ایک پیغام ہٹلر تک پہنچایا گیا کہ وہ جلد سے جلد برلن چھوڑ دے اور BOHEMING کے پہاڑوں میں موجود فوج سے جا ملے جو ابھی تک بڑی کامیابی سے دشمن کے مقابلے میں ڈٹی ہوئی تھی لیکن ہٹلر کا اس بار پھر وہی جواب تھا کہ "میں برلن کی حفاظت کروں گا یا یہیں جان دے دوں گا"۔

۲۵ اپریل کو وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ روسی افواج مکمل طور پر برلن کا گھیراؤ کر چکی تھیں اب باہر کی دنیا سے صرف فضائی رابطہ ہی ممکن تھا۔

ہٹلر کو اپنی موت سے قبل جو آخری اہم خبر پہنچی وہ یہ تھی کہ مسولینی کو مار دیا گیا ہے۔ مسولینی ڈکٹیٹر شپ کا بہت بڑا حامی تھا اور ہٹلر کا ہم خیال تھا اور اسی نے ہٹلر کو ماڈرن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یورپ میں ڈکٹیٹر شپ قائم کرنے کے خواب دکھائے تھے۔ مسولینی اپنے دردناک انجام سے ظالم آمروں کی قسمت واضح کر گیا تھا جس کے لئے ایسے حکمرانوں کو ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے۔ مسولینی اور اس کی داشتہ کو باغیوں نے پکڑ کر قتل کر دیا اور ان کی لاشوں کو بھرے بازار میں لوگوں کے رحم و کرم پر لٹکا دیا گیا۔ (بہرحال یہ تفصیل ہٹلر تک نہیں پہنچی ہوگی)

اسی دن شام کو ہٹلر نے اپنے پسندیدہ کتے BLONDI اور گھر کے دوسرے دو کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔ BLONDI کو ہٹلر کے سرجن نے زہر کا ٹیکہ لگا کر جب کہ دوسرے دو کتوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

بعد میں ہٹلر نے اپنے دو سیکرٹریوں کو زہر کے کیپسول دئے۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں جاتے ہوئے اس سے بہتر تحفہ آپ کو نہیں دے سکا"۔ پھر ہٹلر نے کہا

"کاش میرے جرنیل بھی آپ جیسے ہی قابل اعتماد ہوتے"

شام کو ہٹلر کی طرف سے کمین گاہ (BUNKER) میں موجودہ تمام افسروں اور ان کی بیویوں کو حکم پہنچایا گیا کہ جب تک حکم نہ ہو کوئی بھی سونے کے لئے نہ جائے۔ رات تقریباً ڈھائی بجے ۲۰ کے قریب افراد جن میں اہم افسر اور ان کی بیویاں شامل تھیں ہٹلر سے ملاقات کے لئے تیار کھڑے تھے۔ ہٹلر اپنے مخصوص کمرے سے نکل کر آیا۔ اس نے خواتین سے ہاتھ ملایا۔ کچھ نے ہٹلر سے بات کرنے کی کوشش کی جس کا ہٹلر نے کوئی جواب نہ دیا۔ ملاقات کرنے والوں نے بعد میں کہا کہ ہٹلر پھٹی پھٹی آنکھ سے خلا میں گھورتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ وہ نشے میں ہے۔

اگلے دن صبح کام معمول کے مطابق شروع ہوا۔ جنرل اپنی اپنی رپورٹیں لے کر ہٹلر کے پاس آتے رہے۔ صبح کے وقت اطلاع آئی کہ جرمن فوجوں نے SEHLESISCHER کا ریلوے اسٹیشن روسی افواج سے دوبارہ چھین لیا ہے لیکن بعد ازاں حالات خراب سے خراب تر ہوتے چلے گئے۔ روسی افواج کی برلن کی جانب مستقل پیش قدمی کی خبریں آرہی تھیں۔ دو بجے دوپہر ہٹلر نے اپنے سیکرٹریوں کے ساتھ کھانا کھایا۔ معمول کی گفتگو کے علاوہ ہٹلر نے کوئی خاص بات نہ کی۔ اگلے دن گارڈ کو حکم دیا گیا کہ وہ فوراً تمام دن کا راشن حاصل کر لیں کیونکہ باقی دن ان کو کمین گاہ (BUNKER) کی جانب جانے والے راستے پر سے گذرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

دوپہر کے وقت ٹرانسپورٹ افسر کو دو سو لٹر پٹرول GARDEN-CHANCELLERY میں پہنچانے کا حکم دیا گیا۔ ٹرانسپورٹ افسر KEMPKA نے بتایا کہ اتنا زیادہ پٹرول فوراً اکٹھا کرنا ممکن نہیں بہرحال اس نے ۱۸۰ لٹر پٹرول کا انتظام کر دیا۔ اس وقت ڈیوٹی پر موجود فوجیوں کے علاوہ تمام غیر متعلقہ لوگوں کو وہاں سے جانے کا حکم دیا گیا۔

اس عرصے میں ہٹلر نے دوپہر کا کھانا کھایا اور آخری مرتبہ اپنے چند افسروں سے ملاقات کی۔ اس مختصر سی ملاقات کے بعد سوائے چند بڑے پادریوں اور کچھ چنیدہ لوگوں کے باقی افسروں کو وہاں سے جانے کو کہا گیا۔

تھوڑی دیر بعد ہٹلر کے کمرے سے ایک فائر کی آواز سنی گئی۔ کچھ دیر توقف کے بعد باہر کھڑے پادری اور افسر ہٹلر کے کمرے میں داخل ہو گئے۔

ہٹلر ایک صوفے پر پڑا تھا جو خون میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہٹلر نے اپنے منہ کے اندر گولی چلا کر اپنی زندگی ختم کی تھی۔ ایوا براؤن کی لاش بھی صوفے پر پڑی تھی۔ اس کے پاس ایک ریوالور رکھا تھا لیکن اس نے ریوالور استعمال کرنے کے بجائے زہر کھا کر خودکشی کی تھی۔ اس وقت ساڑھے تین بج رہے تھے۔

کچھ دیر بعد دو آدمی ہٹلر کے کمرے میں داخل ہوئے جن میں سے ایک ہٹلر کا ملازم LING تھا۔ انہوں نے ہٹلر کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خون آلود سر کو چھپاتے ہوئے لاش کو ایک کمبل میں لپیٹا اور ایمرجنسی دروازے سے نکل کر باہر باغ میں لاش کو لے آئے۔ اس کے بعد ایوا براؤن کی لاش کو بھی باغ میں لے جایا گیا۔ یہاں لاش لے جانے والوں نے کمبل وغیرہ سے لاش کو چھپانے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ دونوں لاشوں کے باغ میں پہنچنے کے بعد باغ تک آنے والے تمام دروازے بند کر دئے گئے تاکہ کوئی غیر اہم اور غیر متعلقہ آدمی کاروائی نہ دیکھ سکے۔

باغ میں دونوں لاشوں کو پاس پاس رکھ کر ان پر پٹرول چھڑکایا گیا۔ اس وقت روسی طیاروں کی بمباری کے باعث یہ کاروائی چند منٹ کے لئے روکنا پڑی۔ تھوڑی دیر بعد GUENSCHE نے ایک کپڑے کو آگ لگا کر دونوں لاشوں کی جانب پھینک دیا۔ فوراً آگ کی ایک چادر نے دونوں لاشوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ وہاں کھڑے افسروں نے ہٹلر کو سلوٹ کیا اور بعد ازاں وہاں سے چلے گئے۔

ہٹلر اور اس کی بیوی کی لاشوں کو آگ ہٹلر کے حکم کے مطابق ہی لگائی گئی تاکہ لاشوں کا "کوئی نشان نہ بچے"۔ لیکن اس بارے میں کوئی واضح ثبوت موجود نہیں کہ ہٹلر کی لاش مکمل طور پر جل بھی گئی ہو۔ لاشوں کو مکمل طور پر جلانے کے لئے ۱۸۰ لٹر پٹرول ناکافی تھا نیز نیچے زمین بھی ریتلی تھی ایسی صورت میں قوی امکان ہے کہ ہٹلر کی ہڈیاں اور کچھ باقیات جلنے سے رہ گئی ہوں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہٹلر کی ہڈیوں کو دوسرے کئی افسروں کی ہڈیوں کے ساتھ ملا کر کہیں دبا دیا گیا۔ روسیوں نے ہٹلر کی ہڈیوں کی تلاش میں باغ کا چپہ چپہ کھود ڈالا۔ انہیں وہاں بہت سی لاشوں کی جلی ہوئی ہڈیاں بھی ملیں لیکن یہ ہڈیاں کن کی ہیں یہ پہچان ممکن نہ تھی۔

تو یہ تھا آمر کا انجام جس نے ایک وقت طاقت کے نشے میں تمام دنیا پر حکمرانی کا خواب دیکھا اور جس نے لاکھوں بے گناہ اور معصوم عوام کو اپنی خواہشات کی بھینٹ چڑھا دیا۔ (فاعتبروا یا اولی الابصار)

پروگرام شعبہ تعلیم 91-1990ء

دسمبر 90ء	نشان آسمانی
جنوری 91ء	تحفہ قیصریہ
فروری 91ء	دافع البلاء
مارچ 91ء	کشف الغطاء
اپریل 91ء	لیکچر سیالکوٹ
مئی 91ء	کشتی نوح (نصف اول)
جون 91ء	کشتی نوح (نصف آخر)
جولائی 91ء	حقیقت المہدی
اگست 91ء	توضیح مرام
ستمبر 91ء	اسلامی اصول کی فلاسفی
اکتوبر 91ء	اسلامی اصول کی فلاسفی
نومبر 91ء	نجم الہدیٰ
دسمبر 91ء	لیکچر لاہور

تفصیل مقابلہ جات

مضمون نویسی

1۔ امانت۔ آخری تاریخ 15 جنوری 91ء
2۔ ایفائے عہد۔ آخری تاریخ 15 اپریل 91ء
3۔ عدل و انصاف۔ آخری تاریخ 15 جولائی 91ء
4۔ عفوو درگزر۔ آخری تاریخ 15 اکتوبر 91ء

الفاظ 1000 تا 1500

مقالہ نویسی

عنوان سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(حقوق العباد)

آخری تاریخ 15 اگست 1991ء

الفاظ 5 تا 7 ہزار

(مہتمم تعلیم)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دوسری آخری قسط مسیح کی روح اور جسم کے رفع کا واقعہ

(مولانا غلام باری صاحب سیف)

امام رازی آیت انی متوفیک کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ آپکی عمر تمام کردوں گا اور رافعک کے معنے کئے ہیں کہ تیرا مرتبہ بلند کروں گا۔ اور تیری روح کا رفع کروں گا۔ مطہرک کے معنے کئے ہیں ان میں سے تجھے نکال لوں گا۔ ان کے اور تمہارے درمیان جدائی ڈالوں گا۔ رفع الیہ میں جہاں ان کی عظمت شان کا ذکر ہے وہاں تطہیر کے لفظوں میں ان سے چھٹکارے کا ذکر ہے اور یہ سب آپکی علوشان اور عظمت مرتبہ پر دلالت کرتا ہے اور

جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا

میں فوقیت سے مراد دلائل اور براہین کی فوقیت ہے۔ اس کے بعد امام رازی فرماتے ہیں کہ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ آپ کے رفع سے مراد درجہ اور مرتبت کا رفع ہے نہ کہ مکان یا جہت کا۔

امام الوسی "انی متوفیک" کے یہ معنے کرتے ہیں کہ میں آپ کی مقدر عمر پوری کروں گا اور آپ کو طبعی موت دوں گا۔ آپ پر ان کو جو آپ کو قتل کرنا چاہتے ہیں ہر گز مسلط نہ کروں گا اور رفع وفات کے بعد ہوگا۔ یعنی مرتبہ بلند ہونے کے معنے ہیں نہ کے جسم کے رفع کے۔ بالخصوص جب کہ

ومطہرک من الذین کفروا

کا ذکر کرنے کے معنے شرف اور تکریم کے ہیں۔

فقہائے ظاہریہ میں سے ابن حزم کی رائے یہ ہے کہ آیات میں وفات سے مراد حقیقی موت ہے اور حقیقت سے صرف نظر کیوں؟ اس لئے اس آیت سے حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات ثابت ہے۔

استاذ شیخ محمود شلتوت فرماتے ہیں "توفی" قرآن مجید میں لتنے مقامات پر موت کے معنوں میں آیا ہے کہ اس لفظ کے یہی معنے غالب ہوگئے ہیں۔ متبادر الی الذہن یہی معنے آتے ہیں۔ ان معنوں کے علاوہ دوسرے معنوں میں یہ مستعمل نہیں سوائے اس کے کہ اس سے پھرنے کے لئے کوئی قرینہ ہو۔

اس کے بعد استاذ شلتوت کئی آیات قرآنیہ لائے جن میں توفی کمعنے وفات یا موت آیا ہے۔ اور جو مفسرین یہ لکھتے ہیں کہ اس کے معنے نوم یعنی نیند بھی ہوتے ہیں یا متوفیک اور رافعک میں تقدیم و تاخیر تسلیم کرتے ہیں استاذ شلوت لکھتے ہیں کہ آیت کا سیاق اس کا متحمل نہیں۔ استاذ شلوت نے ان احادیث کا جن میں نزول عیسی کا ذکر ہے یہ جواب دیا ہے کہ اس کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ رفع سے مراد مرتبہ کا رفع ہے اور احادیث سے رفع ثابت نہیں ہوتا ہاں آخری زمانہ میں ان کے نزول کا ذکر ہے۔ جو نئی زندگی سے بھی ہوسکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں آیت

وجیہاً فی الدنیا والاخرۃ و من المقربین

سے بعض استدلال کرتے ہیں کہ عیسی کا رفع ملائکہ مقربین کے مقام تک ہوگیا۔ اس کا جواب ہم یہ دیتے ہیں کہ مقربین کا حکم قرآن کے علاوہ دوسرے مقامات میں بھی آیا ہے۔ یہ جسم کے رفع کے معنوں میں نہیں آیا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

والسابقون السابقون اولئک المقربون

اور

فاما ان کان من المقربین فروح و ریحان و جنتہ نعیم○

اور

عنیا یشرب بہاالمقربون ○

رہا عیسی کا نزول اور ان کا دجال کو قتل کرنا تو یہ وہ امور نہیں جن کو ظاہر پر دلالت کیا جائے اور موت سے تو طبعی موت ہی مراد ہے۔ اور رفع اس کے بعد ہے جس سے مراد روح کا رفع ہے۔ استاذ امام شلتوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب اس حدیث کا کہ مسیح آخری زمانہ میں نازل ہوگا اور مسیح دجال کو قتل کرے گا یہ جواب دیتے ہیں کہ اول تو یہ حدیث احاد ہے جو ایک اعتقادی امر کے بارہ میں ہے اور اعتقادی امور کی بنیاد احادیث پر نہیں رکھی جاسکتی۔ احاد احادیث مفید یقین نہیں ہوتیں اور اس بارہ میں کوئی حدیث متواتر کا درجہ نہیں رکھتی۔

دوسرے دجال سے مراد وہ خرافات اور دھوکا ہے جو یہود کی سوچ ہے کہ مسیح آئے گا تاکہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے۔ یہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شریعت غراء اسلامیہ سے زائل ہوگا۔ (دیکھیئے تفسیر منار میں ان آیات کی تشریح)

اور اب مسلمان جس اسلامی فکر پر قائم ہیں وہ یہ ہے کہ مسیح دجال سے مراد وہ خرافات ہیں جن کی اسلامی صحیح اور سلیم فکر میں کوئی بنیاد نہیں۔ اور اس بارہ میں سب احادیث وضعی ہیں۔ یہ اس خیال سے متاثر ہے جو یہود کا خیال ہے۔ وہ منتظر ہیں کہ مسیح آکر ان کی حالت کی اصلاح کرے گا۔

رہے استاذ محمد رشید رضا تو انہوں نے اس بارہ میں ایک نئے نکتے کا اضافہ کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مسیح کے جسم و روح کے ساتھ رفع کا عقیدہ یہ دراصل نصاری کا عقیدہ ہے جو انہوں نے مختلف حیلوں سے اسلامی فکر میں داخل کر دیا۔ بعینہ اسی طرح جس طرح انہوں نے کافی اسرائیلیات اور خرافات اسلامی تکفیر میں داخل کر دیں۔ ان کی عبارت اس طرح ہے۔

"قرآن میں اس بارہ میں کوئی نص صریح نہیں کہ عیسی کا روح اور جسم کے ساتھ آسمان کی طرف رفع ہوا۔ اور نہ یہ نص ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ بلکہ یہ نصاری کا عقیدہ ہے جو انہوں نے مسلمانوں کے غلبہ کے دور میں داخل کیا۔" (تفسیر منار جلد۱)

انہوں نے اس بارہ میں مزید کہا

"جب اللہ تعالی دنیا کے کسی بگاڑ کی اصلاح کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو کسی مصلح کے ذریعے اس کی اصلاح کرتا ہے۔ اس کے لئے اسے مطلق یا سابقہ انبیاء کی ضرورت نہیں"

عربوں میں سے "امین" بھی اس نکتہ نگاہ سے جو امام محمد عبدہ اور سید محمد رشید رضا نے بیان کیا متفق ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں کہ سکتا ہوں کہ اللہ کی کتاب میں شروع سے لے کر آخر تک کوئی آیت نہیں جو عیسیٰؑ کے نزول کے لئے سود مند ہو۔

(منقول از کتاب الفتاوی للشلتوت صفحہ ۱۲۴)

شیخ محمد ابوزہرۃ نے ایک لطیف نکتہ بیان کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ احادیث نہ صرف احاد ہیں متواتر نہیں ہیں بلکہ یہ کہ ان کی تشہیر پہلی تین صدیوں کے بعد ہوئی ہے۔

اپنے کلام کو وہ اس پر ختم کرتے ہیں کہ قرآنی نصوص سے یہ عقیدہ ثابت نہیں ہوتا کہ مسیح کا جسم سمیت آسمان پر رفع ہوا۔ اگر بعض کا یہ عقیدہ ہے کہ نصوص سے یہ ثابت ہوتا ہے تو وہ اس عقیدہ کو اپنی ذات تک محدود رکھے دوسروں پر تھوپنے کی کوشش نہ کرے۔

شیخ مراغی فرماتے ہیں قرآن میں کوئی قطعی صریح نص نہیں کہ عیسی علیہ السلام کا جسم اور روح دونوں سے رفع ہوا اور اب تک وہ جسم اور روح کے ساتھ زندہ ہیں۔ رفع سے یہی مراد ہے کہ اللہ کے ہاں ان کے درجات بلند ہوئے جیسے کہ اللہ تعالی حضرت ادریسؑ کے بارہ میں فرماتے ہیں

ورفعناه مكاناً علياً

پس مسیحؑ کی حیات سے مراد ان کی روح کی حیات ہے۔ جیسا کہ شہداء اور دوسرے انبیاء کی ہے۔

عبدالوہاب بخار فرماتے ہیں کہ جو یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ کا آسمان پر رفع ہوا ان کے پاس کوئی دلیل نہیں کیونکہ آیت قرآنی "رافعک الی" ہے۔ کہ خدا نے انہیں اپنی طرف اٹھایا سماء یعنی آسمان کا لفظ یہاں کہاں ہے؟

رافعک الی سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی حضرت عیسی علیہ السلام کو ایسے دور مقام پر لے جائے گا جہاں ان کے دشمنوں کی رسائی یا غلبہ نہ ہوگا۔ کہ غلبہ ظاہری اور باطنی صرف خدا کا ہی ہے۔ یہاں لفظ "الی" آیا ہے جیسا کہ حضرت لوطؑ کا قول ہے انی مہاجر الی ربی اس کے یہ معنے نہیں کہ انی مہاجر الی السماء کہ میں آسمان کی طرف ہجرت کر جاؤں گا۔ بلکہ یہ خدا کے اس قول کی مانند ہے:

ومن يخرج من بيته مهاجراً الى الله ورسوله

شہید سید قطب ان تین آیات میں سے پہلی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے مسیحؑ کے قتل اور صلیب کا ارادہ کیا اور خدا نے ان کی طبعی موت کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور ان کی روح کا رفع کیا جیسا کہ اپنے صالح بندوں کا کرتا ہے۔ اور ان کو کفار کی مخالطت یعنی میل جول سے پاک کیا اور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ناپاکوں کی صحبت سے انہیں بچایا۔ (قرآن جزء ثالث صفحہ ۸۷ ۔لواء الاسلام صفحہ ۲۵۴)

اب ہم استاذ غزالی کی بحث کی طرف آتے ہیں۔ اس بارہ میں ان کی بحث سے استفادہ بہت مفید ہوگا۔ ان کی عبارت کے چند فقرات درج ذیل ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ "میرا میلان یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مرگئے۔ آپ تمام انبیاء کی طرح وفات پاگئے اور صرف ان کی روح کا رفع ہوا اور ان کا جسم باقی سب انبیاء کے جسموں کی طرح قبر میں ہے۔ اور اس پر یہ آیت دلیل ہے:

انک میت و انهم میتون

کہ اے میرے رسول آپ وفات پانے والے ہیں اور وہ بھی وفات پاچکے ہیں۔ اور آیت

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل

سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰؑ مرگئے اور میرے نزدیک ہم مسلمانوں کے لئے یہی بہتر ہے اور ہماری کتاب قرآن کریم میں کوئی قطعی قول نہیں کہ عیسیٰؑ جسم کے ساتھ زندہ ہیں۔ اس طرح ہم اس اشتباہ کی نفی کریں گے کہ وہ بن باپ پیدا ہوئے اور وہ اب تک زندہ اور سلامت ہیں۔ اس طرح ان کی الوہیت کے نظریہ کی ترویج کی بھی نفی کریں گے۔ ہمارے لئے بہتر ہے کہ ہم یہ رائے رکھیں کہ عیسیٰ مرگئے اور ختم ہوگئے۔ اور باقی انبیاء کی طرح صرف ان کی روح زندہ ہے۔ یہ زندگی کرامت اور بلندئے درجات کی زندگی ہے"۔ انہوں نے کلام کا اختتام اس پر کیا کہ میں جب قرآن مجید کا مطالعہ کرتا ہوں تو اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰؑ مرگئے۔ ان کی موت برحق ہے۔ جس طرح باقی انبیاء فوت ہوگئے وہ بھی فوت ہوگئے۔ شیخ صلاح ابو اسماعیل نے کئی لطیف نکات بیان کئے ہیں جن کا تعلق رفع سے ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کے لئے کوئی محدود مادی مکان نہیں کہ رفع بھی مادی ہو۔ اس صورت میں رفع کی تفسیر یہی ہوگی کہ رفع سے مراد عیسیٰؑ کی قدر کا رفع اور ان کی علو مرتبت ہے۔ اگر جسم کا رفع تسلیم کریں تو لازم ہے کہ یہ جسم اب دیکھتا بھی ہو اور جس طرح اجسام کو کھانے پینے اور دوسری

عام احتیاج ہیں اسے بھی ہو اور یہ مناسب نہیں۔ میں یہاں ان کا جواب بھی دینا چاہتا ہوں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو خاص جسم عطا کرے جو نہ دیکھتا ہو نہ کھاتا ہو نہ پیتا ہو نہ اس پر بڑھاپا آئے یا اس کے لگ بھگ مفہوم۔ اور یہ اسی رائے کے قریب اور متفق ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کے جسم اور روح کے رفع کے قائل ہیں۔ جب ان سے سوال کیا جائے کہ ان کا رفع کہاں ہوا؟ اور آپ کے جسم کو یہ خصوصیت کیسے حاصل ہوئی تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس سے کیا سروکار۔ الغرض یہ عقیدہ قابل رد ہے۔ اس کی کوئی کافی وشافی بنیاد نہیں۔

اب ہم پھر شیخ صلاح ابو اسماعیل کے بیان کی طرف لوٹتے ہیں۔ وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر مسیحؑ کا مادی رفع ہوا تو مسیحؑ کے معاندین جو ان کی رسالت کے منکر تھے کو کیا فائدہ۔ استاذ صلاح ابو اسماعیل یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ متوفیک کے حکم میں اللہ کی جانب سے مسیحؑ کو صلیب سے بچانے کا ذکر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ وہ آپ کو لوگوں سے بچائے گا۔

اس کے بعد میں لوگوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ شیخ مراغی اور شلتوت کے فتوی کے کئی سال بعد اٹھایا گیا ہے۔ اس فتوی کے وقت بھی ایک شور برپا ہوا تھا۔ ہر نیا مسئلہ جب لوگوں کے سامنے بیان کیا جاتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ یہ فکر غالب آجاتا ہے اور بڑی بھاری اکثریت اس کی ہمنوا ہوجاتی ہے۔

ہم اس بحث کو اس پر ختم کرتے ہیں کہ عیسیٰؑ کا جسم اور روح کے ساتھ رفع کا عقیدہ مسیحی فکر سے متاثر ہے جن کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیحؑ ابن اور معبود ہے جو آسمان سے نازل ہوا اور پھر دوبارہ اپنے باپ معبود کے پہلو میں بیٹھا ہے۔ اس کا رفع دوبارہ آنے کے لئے ہوا ہے۔ لیکن وہ مسلمان جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ ایک ہے اور ہر جگہ موجود ہے اور اس کا کوئی جسم نہیں۔ وہ اس عقیدہ اور رفع عیسیٰؑ کے ساتھ کس طرح اتفاق کرسکتے ہیں۔ کہ وہ ایک بار پھر ہر جگہ اپنے ظلّ کے ساتھ ہے۔ اور اگر وہ زمین پر ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تب بھی خدا کے ساتھ ہے۔ اور وہ اس آیت کے ہوتے اس عقیدہ کے ساتھ کیسے اتفاق کر سکتے ہیں۔

وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد

کہ ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کے لئے خلود کا فیصلہ نہیں کیا۔ حالانکہ بقول شہرستانی مسیح کی تبلیغ صرف تین سال تین ماہ تین دن رہی۔

اس بحث کے ساتھ میں اپنے ان مسلمان بھائیوں کے لئے اس امر کی بھی وضاحت کرنا چاہتا ہوں جو کہتے ہیں کہ ہم مسیح کی موت کو کس طرح تسلیم کرلیں۔ درآنکہ یہ کہ ہمیں یقینی علم نہیں کہ وہ کہاں فوت ہوئے۔ بنی اسرائیل کو جن کی طرف آپ بھیجے گئے تھے جب وہ چھوڑ کر چل دیئے تو تاریخ میں کچھ ذکر نہیں ملتا۔ میرا جواب یہ ہے کہ تاریخ ہر فرد کے حالات کی تتبع تو نہیں کرتی۔ ایک قول ہے کہ مسیح لاہور میں فوت ہوئے۔ وہیں ان کی قبر ہے۔ اور احمدیت کا یہ دعویٰ کہ عیسیٰ کی روح ان کے راہنما میں منتقل ہوگئی۔ یہ بات بے بنیاد ہے"۔

(از قلم: علی مبارک بن حنیفہ۔ ڈپلومہ ہولڈر دراسات اسلامیہ۔ بشکریہ۔ عربی اخبار "خلیج" جنوری ۹۰ء)

وہ زمانہ گورنمنٹ کالج کا سنہری دور تھا۔ بڑے بڑے نامور اساتذہ مختلف شعبوں کے سربراہ تھے۔ پروفیسر ینگ ہارن انگریزی کے صدر شعبہ تھے۔ تھرڈ ایئر کے امتحان میں انہوں نے ہمارے انگریزی پرچے دیکھے۔ پرچے واپس ملے تو فیض احمد فیض کے پرچے پر 165 نمبرز درج تھے۔ کسی طالب علم نے پوچھا

"ان کو 150 میں سے 165 نمبرز کیسے مل گئے؟" جواب ملا "کیونکہ میں زیادہ نہیں دے سکا"

فیض کی انگریزدانی کے متعلق ایک نامور انگریز استاد کے یہ الفاظ سند رہیں گے۔

(شیر محمد کی تحریر "فیض سے میری رفاقت" سے اقتباس)

(مرسلہ: سہیل احمد ثاقب۔ بشیر آباد)

مقابلہ نمبر ۴ کے

نوٹ:۔

مقررہ تاریخ تک ہمیں کل 34 حل موصول ہوئے جن میں سے صرف 4 حل درست قرار پائے۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔

(1)۔ منظور الحق شمس (دارالعلوم وسطی۔ ربوہ) (2) مرزا وسیم احمد (خانیوال) (3) محمد افضل شہزاد (خانیوال) (4) عبدالبصیر (شکور پارک۔ ربوہ) (5) مقبول احمد ظفر (فیروز پور روڈ۔ لاہور)

ان کے علاوہ ان کے نام ہیں جنہوں نے مقابلہ میں حصہ لیا مگر جواب درست نہیں تھے۔

محمد آصف (راجن پور)، ثاقب منظور (دارالحمد۔ لاہور)، نعیم احمد بٹ (ڈسکہ)، نور احمد بشیر (ربوہ)، نصیر احمد بدر (دارالعلوم وسطی۔ ربوہ)، ملک انس احمد (دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)، ملک نور احمد (دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)، مبشر احمد، فرید احمد وسیم (دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)، حامد احمد (رحمت وسطی۔ ربوہ)، حافظ اختر رشید (دارالفضل۔ ربوہ)، رفیق مبارک میر (دارالحمد۔ لاہور)، مدثر احمد (اسلام آباد)، عطاء العزیز احمد (دارالصدر جنوبی۔ ربوہ) محمد احسان شائق، محمد عرفان شائق، محمد لقمان شائق (نصیر آباد۔ ربوہ)، ملک نجیب احمد (ربوہ)، مظہر احمد مبشر (دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)، عبدالاعلیٰ نجم الثاقب (ربوہ)، چوہدری رضی احمد (سرائے عالمگیر۔ گجرات)، محمد ناصر احمد (کرتار پور)، رانا محمد طاہر (گھسیٹ پورہ)، حافظ عمران احمد (ربوہ) ظہور احمد (دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)، کریم اللہ (صدر شمالی۔ ربوہ)، رفیق میر (ناصر آباد۔ ربوہ)، شفیق محمود طاہر (علوم غربی۔ ربوہ)، راشد جاوید (R-40/3 اوکاڑہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا

HOW THE WEST WAS WON کا اردو

تلخیص و ترجمہ: پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

انسانوں کے شکاری

لائنس نے دن بھر دریا کا سفر جاری رکھا۔ جب وہ شام گئے دریا کے کنارے کے قریب پہنچا تو اسے ایک بورڈ پر کچھ لفظ لکھے نظر آئے۔ قریب آنے پر اسے معلوم ہوا کہ یہ ایک رین بیرے کا نوٹس ہے۔ اس نے اپنی کشتی ایک طرف باندھی اور اپنی رائفل لے کر اس سمت کو ہولیا جدھر منہ سے بجانے والے باجے کی مدھم سی آواز آرہی تھی۔ اپنی بائیں جانب اس نے ایک اور راہگزر کے نشان پائے جو اب متروک ہو چکی تھی۔ آخر وہ اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچ گیا۔ یہ ایک غار تھا جس کے اندر سے روشنی نظر آرہی تھی۔ دھواں غار کی چھت کے ایک سوراخ سے باہر نکل رہا تھا۔ جب لائنس اندر داخل ہوا تو اس نے باجا بجانے والے آدمی غار میں بیٹھے دیکھے۔ پانچواں سفید بالوں والا شخص اس رین بیرے یا سرائے کا مالک تھا اور ایک اس کی بیٹی تھی۔ "سرائے" کے مالک نے لائنس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "جناب عالی! میرا نام کرنل ہاکنز (HAWKINS) ہے۔ میں اصل میں ریاست ایلابیما (ALABAMA) کا رہنے والا ہوں۔ آپ کہاں کا ارادہ رکھتے ہیں؟" "میں پیٹس برگ (PITTSBURGH) جا رہا ہوں" لائنس نے جواب دیا۔ اتنے میں کرنل کی لڑکی ڈورا (DORA) نے اپنے باپ کے کان میں کہا۔ "یہ کوئی کوہستانی آدمی لگتا ہے۔ میں شرطیہ کہتی ہوں کہ اس کے پاس سمور سے بھری ہوئی کشتی ضرور ہوگی۔" کرنل نے لائنس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ "جناب آپ قابل تعریف شخص ہیں۔ مغرب کی جانب جرات مند لوگ ہی سفر کر سکتے ہیں۔ جو میدانوں میں ریڈ انڈینز کا سامنا کرنے کی ہمت رکھتے ہوں۔

لائنس نے اپنی رائفل ایک طرف لگادی۔ کرنل ہاکنز نے مشروب ڈالنے کے لئے ایک معمولی سا پیالہ نکالا اور لائنس کو پیش کیا۔ کرنل کی لڑکی بولی۔ "بابا! یہ صاحب شکاری دکھائی دیتے ہیں کیا وہ یہ نہیں جاننا چاہیں گے کہ ہمارے پاس جو جنگلی جانور ہے اس کی قسم کیا ہے۔" اس پر ہاکنز نے لائنس سے کہا۔ "ہم نے ایک غار میں رہنے والا عجیب سا جانور پکڑا ہے جو کہ اس علاقہ کے کسی باسی نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ یہ بات ہمارے لئے بہت ہی دلچسپی کا باعث ہوگی اگر آپ ہمیں یہ بتا سکیں کہ یہ کونسا جانور ہے۔" لائنس نے کہا۔ " میں ان جانوروں کے متعلق کچھ زیادہ نہیں جانتا گو میں نے اس قسم کی کئی چیزیں دیکھی ہیں۔" اس پر کرنل کی بیٹی ڈورا نے غار کے اندرونی حصہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "یہ اس طرف ہے میں آپ کو دکھاتی ہوں۔" پھر ڈورا نے ایک مشعل لائنس کو تھمائی اور ایک خود اٹھائی اندرونی غار کا حصہ نسبتاً چھوٹا تھا اور لائنس کو یوں محسوس ہوا جیسے دور بہتے ہوئے پانی کی آواز سنائی دے رہی ہو۔ کچھ دور اندر جا کر ڈورا نے غار کے آخری سرے پر ایک گڑھے کی طرف اشارہ کیا یہ کوئی چھ مربع فٹ کا ہوگا۔ ڈورا بولی: "آپ کو اسے بہت قریب سے دیکھنا پڑے گا کیونکہ یہاں بہت اندھیرا ہے۔" لائنس نے مشعل بلند کرتے ہوئے کہا: "وہ جانور کہاں ہے؟" اتنے میں اسے محسوس ہوا کہ وہ لڑکی اس کے بازو کو مضبوطی سے پکڑ کر اسے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آگے کی طرف دھکا دے رہی ہے۔ علاوہ ازیں اس لڑکی نے ایک ٹانگ سے زور لگا کر لائنس کا توازن بگاڑ دیا اور وہ اندھے گڑھے کی طرف ڈگمگانے لگا۔ اسے یہ بھی محسوس ہوا جیسے ایک چاقو کا پھل اس کی جلد کو چھیلتا نکل گیا ہو۔ اب وہ اس اندھیارے گڑھے کے گہرے پانی میں اندر ہی اندر اترا جا رہا تھا۔ پانی بے حد ٹھنڈا تھا۔ لڑکی نے آکر اپنے والد سے کہا: "اس نے جانور اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔" "بہت خوب! وہ اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا ہے ہمیں اب اور بھی کام کرنے ہیں۔ آؤ جلدی سے جزیرے کی طرف کوچ کریں۔" اسی لمحے وہ سب غار میں سے اپنا سامان لپیٹنے لگے۔

لائنس پانی میں کتنی گہرائی میں جا پہنچا یہ تو اسے معلوم نہ ہو سکا لیکن کچھ دیر بعد اس کے حواس کام کرنے لگ گئے وہ ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ اس نے بڑی احتیاط سے ایک چٹان کا سرا پکڑا لیکن اسے کوئی سہارا نہ مل سکا کیونکہ گڑھے کی سب دیواریں پھسلن والی تھیں۔ آخر اس نے چٹان کا سہارا بھی چھوڑ دیا اور اب وہ پانی کے رحم و کرم پر تھا۔ وہ تیز رفتار دھارے میں بہتا چلا جا رہا تھا۔ کچھ دیر بعد اسے معلوم ہوا کہ وہ کم گہرے پانی میں پہنچ گیا ہے۔ اس نے ہمت سے کام لیا اور تیر کر کنارے پر جا لگا۔

وہ بری طرح تھک چکا تھا اور کنارے پر لیٹ کر زور زور سے سانس لینے لگا۔ اس تگ و دو سے اسے پھیپھڑوں میں درد محسوس ہونے لگا نیز اسے چاقو کی کاٹ کا بھی درد محسوس ہو رہا تھا لیکن ماضی میں وہ کئی بار زخمی ہو چکا تھا اس لئے اسے اس زخم کی زیادہ پرواہ نہیں تھی۔ تھوڑی دیر ستانے کے بعد وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسے اپنے سامنے سے کشتیوں کا ایک قافلہ گزرتا دکھائی دیا۔ اس کی اپنی کشتی بھی اس میں شامل تھی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

اپنے کپڑوں کو نچوڑا اور پھر پہاڑی پر چڑھنے لگا تاکہ اس غار تک پہنچ سکے جہاں اس کے ساتھ دھوکا ہوا تھا۔ وہ وہاں سے کوئی ایسی چیز لانا چاہتا تھا جو بعد میں اس کے کام آسکتی تھی۔

اب پٹس برگ جانا اس کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا تھا کیونکہ اس کا کل متاع وہ کھالیں تھیں جن کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے ان کھالوں کیلئے بہت مصائب جھیلے تھے۔ اس نے سوچا کہ وہ لٹیرا کرنل اور اس کے اچکے ساتھی کہیں نہ کہیں پڑاؤ کریں گے۔ جو سلوک انہوں نے اس سے کیا تھا وہ کئی اور بے خبر مسافروں سے بھی کر چکے ہوں گے۔ ان مجرموں تک پہنچنے کے لئے اسے ایک کشتی کی سخت ضرورت تھی۔

نیا دام لائے پرانے شکاری

دریا کے اندر ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا۔ اس کے اوپر والے رخ پر مسافروں اور سامان کی نقل و حرکت کے لئے ایک لکڑی کا پلیٹ فارم بنا ہوا تھا جس کے اوپر یہ اشارہ لگا ہوا تھا۔

"بیڈلو کا سٹور۔ آپ کو کس چیز کی کمی ہے؟"

پلیٹ فارم سے کچھ فاصلے پر ٹاٹ اور کنستروں سے ایستادہ ایک گھر تھا۔ باجا بجانے والا شخص جو اصل میں کرنل ہاکنز کا بیٹا مارٹی تھا سمور کا ایک گٹھا اٹھا کر لایا اور زمین پر رکھ دیا اتنے میں کرنل ہاکنز وہاں نمودار ہوا اور مارٹی سے کہنے لگا: "بیٹا! آج بہت سے نو آباد کار ادھر کا رخ کریں گے اس لئے تم ہوشیاری سے کام لینا اور ادب سے گفتگو کرنا۔ ہم ان لوگوں پر اچھا تاثر قائم کرنا چاہتے ہیں اور یاد رکھو وہ کشتی ضرور تباہ کر دینا۔" مارٹی نے کہا: "لیکن وہ کشتی تو بہت اچھی حالت میں ہے۔" "جو میں کہتا ہوں وہی کرو۔ ہم نہیں چاہتے کہ لوگ ہم سے کوئی سوال کریں۔" "بابا! لیکن یہ سب لوگ جا کہاں رہے ہیں؟" مارٹی نے پوچھا۔ "مغرب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کی جانب! اس طرف زبردست کوچ جاری ہے یہ بنی اسرائیل کے مصری علاقہ میں غلامی سے بھاگ نکلنے کے بعد سب سے بڑا خروج ہے۔ دنیا نے اس کی مثال پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ تمام خطوں کے لوگ مغرب کی جانب رواں دواں ہیں کچھ پاپیادہ کچھ ویگنوں (گھوڑا گاڑیوں) پر اور کچھ گھوڑوں پر۔ یہ لوگ مغرب کی جانب نئی بستیاں بسانے جا رہے ہیں۔" مارٹی نے پوچھا: "کیا ہم بھی مغرب کی طرف جائیں گے؟" کرنل بولا: "میرا ایسا خیال نہیں ہے بیٹے! ہم تو وہ بلائیں ہیں جو ان بے بس مسافروں، ان غریب الوطن لوگوں کو چمٹ جاتی ہیں۔" اس نے جاتے ہوئے پھر تاکید کی: "اس کشتی کو تباہ کرنا نہ بھولنا۔" آخر مارٹی نے ایسا ہی کیا جیسا کہ اسے کرنل نے حکم دیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد مارٹی کو دریا پر دور سے کوئی چیز آتی دکھائی دی۔ اس نے اچھی طرح دیکھنے کے بعد کرنل ہاکنز کو آواز دی: "بابا! وہ بڑی کشتیاں ادھر کو آرہی ہیں۔"

زیبولان پریسکاٹ نے دور سے ہی اس چھوٹے سے جزیرہ کو دیکھ لیا تھا اور اسے ایک اشارہ اور ایک عمارت کی طرح کی کوئی چیز بھی نظر آرہی تھی۔ دائیں جانب ہاروے کی کشتی بھی کچھ زیادہ دور نہیں تھی۔ ہاروے نے آواز دی: "ایک جزیرہ سامنے ہے کیا ہم لوگ رک جائیں" پریسکاٹ نے جواب دیا: "بہت اچھی بات ہے۔ شاید ساتھیوں کو خریداری کے لئے دور تک کوئی اور سٹور نہ مل سکے اور ہو سکتا ہے دریا کے متعلق کوئی معلومات بھی یہاں سے مل جائیں۔"

کرنل ہاکنز ان سب کے استقبال کے لئے خود پلیٹ فارم پر موجود تھا۔ اس نے احتراماً اپنا ہیٹ اٹھایا اور بولا: "میرا نام بیڈلو (BEDLOE) ہے۔ ہمارے سٹور میں ہر طرح کا مال موجود ہے۔ حضرات آئیے سٹور کی طرف آئیے۔ میرے آدمی آپ کے سامان کا خیال رکھیں گے" ساحل پر اترنے کی خوشی اور خریداری کرنے کے شوق میں وہ سب ہنستے کھیلتے سٹور کی طرف چل پڑے نوآبادکاروں اور چند پھیری والوں سے لوٹے ہوئے سامان کی وجہ سے سٹور کافی بھرا ہوا تھا۔ بندوق کی گولیوں کے سانچے، بارود، چقماق، چاقو، کلہاڑیاں، رسے، آرے، کینوس، بولٹ اور کچھ استعمال شدہ رائفلیں، پستول اور شاٹ گنیں سب کچھ فروخت کے لئے موجود تھا۔

ایک طرف ایک شیلف پر خوشبو کا سامان اور ارزاں زیورات بھی رکھے تھے۔ ہاروے کی نگاہ سام پر پڑی جو ایک رائفل کو اپنے ہاتھ میں الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔ اس کے لکڑی کے دستہ پر کسی کے نام کے یہ ابتدائی حروف کندہ تھے L-R "بابا!" سام نے یہ الفاظ ایسے انداز میں کہے کہ اس کا والد خود اس کی طرف متوجہ ہوا۔ پھر سام اپنی آواز کو دھیمی کرتے ہوئے بولا: "بابا! آپ نے یہ رائفل کہیں پہلے بھی دیکھی ہے؟" ہاکنز نے ان کی کھسر پھسر سن کر تیز نظروں سے دیکھا اور فوراً اپنی بیٹی ڈورا کی طرف مڑا۔ وہ اس کی آنکھ کا اشارہ سمجھ گئی۔ سام نے سرگوشی کے انداز میں اپنے باپ سے کہا: "یہ رائفل تولائنس کی ہے۔ لیکن یہ دریا کے اس پار کیسے پہنچ گئی جب کہ وہ تو اس پار (مختلف سمت) جا رہا تھا۔ پھر یہ کہ وہ کسی قیمت پر اپنی رائفل فروخت نہیں کر سکتا تھا۔" زیبولان پریسکاٹ معاملہ بھانپ کر فوراً بولا: "یہاں سے نکل چلو۔ ابھی نکل چلو۔"

اتنے میں خیمے کی ٹاٹ کی دیواریں یکدم نیچے گریں اور خشمگیں نظروں والے چار آدمی چار بندوقیں سنبھالے ہوئے نظر آئے۔ ریبکا نے چیخ ماری اور زیک کو اپنے ساتھ لگا لیا۔ زیبولان نے مڑ کر دیکھا تو تین اور رائفلیں اس کے عقب پر نشانہ باندھے ہوئے تھیں۔ کرنل نے خبردار

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کرتے ہوئے کہا: "ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ یہاں عورتیں اور بچے بھی ہیں اس لئے آپ لوگ یہی پسند کریں گے کہ گولی نہ چلے۔"

سام بولا "ہم خاموش کھڑے رہیں گے"۔ اس پر ہاکنز، مارٹی اور ڈورا بڑی شیتابی سے اہل قافلہ کی جامہ تلاشی لے کر مال اکٹھا کرنے لگے۔ کرنل ہاکنز نے خوش مذاقی میں کہا "حضرات! جی نہ ہاریئے۔ ہم آپ کو اسی جزیرہ پر چھوڑ جائیں گے اور اگر آپ پر سکون رہیں گے تو شائد ہم ایک عدد کلہاڑی بھی چھوڑ جائیں تاکہ آپ لوگ لکڑی کے تختوں سے نئی کشتی تیار کر سکیں اور اپنے آباؤ اجداد کے سے جذبے سے اپنا سفر جاری رکھ سکیں"۔

ظالموں کا انجام

لائنس رالنگز ایک شکستہ حال کشتی پر سوار تھا۔ جب وہ کنارے پر پہنچا تو اس نے کشتی وہیں چھوڑی اور اس غار میں گیا جہاں اس کے ساتھ پانی کے گڑھے والا واقعہ پیش آیا تھا۔ وہاں کوئی سامان وغیرہ باقی نہیں تھا۔ تب اسے یاد آیا کہ جب وہ پہلی دفعہ اس غار کی طرف آرہا تھا تو اسے ایک اور راستہ بھی نظر آیا تھا جو اب متروک ہوچکا تھا۔ واپسی پر وہ اسی راستہ پر ہولیا، تھوڑی دور اسے ایک جھاڑی میں ایک تباہ شدہ کشتی ملی جس کے ایک طرف سوراخ تھا۔ اس نے ایک درخت سے چھال اتار کر سوراخ کو بند کیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر جب وہ پلیٹ فارم کی طرف جارہا تھا تو ادھر سے کچھ آدمی کھالیں اٹھائے آرہے تھے۔۔۔ خود اسی کی چرائی ہوئی کھالیں!!

مارٹی نے لٹے ہوئے قافلے کی کشتیوں کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ: "جب تم اپنا کام ختم کر لو تو ان کشتیوں کو کھول دو تاکہ یہ دریا کے تیز بہاؤ کی نذر ہوجائیں۔ جو لوگ کھالیں اٹھا کر لائے تھے وہ انہیں مناسب جگہ پر رکھ کر اور کھالیں لینے کے لئے واپس چلے گئے جب کہ مارٹی اپنی کشتی کی طرف جا کر اس میں رائفلیں رکھنے لگ گیا۔ لائنس ایک سائے کی طرح ایک جھاڑی کے پیچھے سے ہوتا ہوا پانی میں اتر گیا اور پانی کی سطح کے نیچے تیرتا ہوا پلیٹ فارم کے نیچے جا پہنچا۔ جس کشتی میں مارٹی لوٹ کا سامان لاد رہا تھا اس کا عقبی حصہ پلیٹ فارم سے ذرا دور ہٹ گیا تھا اس لئے مارٹی نے نیچے جھک کر اسے ٹھیک کرنا چاہا۔ ان کا ایک آدمی جو سامان اٹھا کر لا رہا تھا یکدم یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ مارٹی کشتی کی جانب جھکا تو تھا لیکن پھر یکلخت غائب ہوگیا۔ وہ آدمی وہیں رک گیا اور جائزہ لینے لگ گیا۔ اچانک مارٹی پانی کے اوپر نمودار ہوا وہ خوف و ہراس سے چلا رہا تھا اور اس کے پہلو سے خون کا فوارہ چھوٹ رہا تھا۔ جلد ہی وہ پانی کے اندر ڈوب گیا۔ وہ آدمی سامان پھینک کر واپس بھاگا جارہا تھا کہ لائنس نے انہیں کی کشتی سے ایک رائفل کھینچی اور بھاگتے ہوئے آدمی پر فائر کر دیا۔ گولی اپنا کام کر گئی اور دشمن منہ کے بل نیچے گر گیا لیکن رائفل میں اور کوئی گولی نہیں تھی۔ لائنس جھاڑیوں میں سے تیزی سے گزرتا ہوا اس کھلی جگہ پر پہنچ گیا جہاں کرنل کا سٹور تھا۔ کرنل وہاں پر دونالی والا پستول لئے کھڑا تھا۔ لائنس نے سوچا کہ اب یہی چارہ باقی ہے زیبولان اور سام کو بھی لڑائی میں شامل کیا جائے۔ چنانچہ اس نے اپنا چاقو نکالا اور ان کے پہریدار کی پیٹھ میں گھونپ دیا۔ اب صورت حال تیزی سے بدلنے لگی۔ زیبولان نے گرتے ہوئے پہریدار کی رائفل کو نالی سے پکڑا اور پاس کھڑے دوسرے پہریدار کے منہ پر دے ماری۔ پھر زیبولان نے رائفل کا رخ سیدھا کیا اور زخمی چہرے والے آدمی پر فائر کر دیا جس سے وہ وہیں ڈھیر ہوگیا۔ ادھر ہاکنز نے بھی فائرنگ شروع کر دی۔ اس کی پہلی گولی سام کو لگی اور وہ نیچے گر گیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کرنل کی دوسری گولی نے کولن ہاروے کا کام تمام کر دیا۔ اب ہاکنز چھلانگ لگا کر جھاڑی کے پیچھے ہو گیا اور ڈورا اس کی بیٹی بھی ادھر کو بھاگی۔ اسی دوران لائنس نے کرنل ہاکنز کے آخری کارندے کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا۔

ربیکا پریسکاٹ بیمار زیک کو بھول بھال کر زخمی سام کے اوپر جھک گئی۔ ہاروے کے دوسرے بیٹوں نے ہاکنز اور ڈورا کا تعاقب کیا لیکن کچھ دیر بعد وہ ناکام لوٹ آئے۔ "انہوں نے جزیرے کے دوسری جانب ایک اور کشتی چھپا رکھی تھی جس میں بیٹھ کر وہ فرار ہو گئے"۔ زیبولان پریسکاٹ نے کہا! "ان کو جانے دو ان کے گناہ اور مظالم انہیں خود ہی کیفر کردار تک پہنچادیں گے"۔

زخمی سام اور متوفی کولن ہاروے کو دیکھ کر زیبولان کو پہلی بار یہ احساس ہوا کہ مغرب کی طرف اس خطرناک سفر کی کتنی بھاری قیمت ہو سکتی ہے۔ کوئی نیا خطہ زمین خون اور مصائب کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر دریائے اوہائیو کے خطے کی جانب کوچ کرنا ان کی جرات رندانہ کا نتیجہ تھا۔ اس جسارت کی شائد انہیں ابھی اور قیمت بھی ادا کرنی پڑے۔

واپس مڑ کر وہ سب اس سٹور سے بچی کچھی چیزیں اکٹھی کرنے لگے وہاں تھوڑی سی خوراک، تھوڑا سا اسلحہ اور کچھ اوزار باقی بچ گئے تھے۔ زیک نے اس کام میں ان کی مدد کی۔

لائنس رالنگز نے اپنی کھالوں کو پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ پانی کے اندر اسے اپنی ٹوٹی ہوئی کشتی بھی مل گئی۔ اسے امید تھی کہ یہ مرمت ہو جائیگی۔ اس نے اپنی رائفل بھی ڈھونڈ نکالی۔ اب اس نے پھر سے پٹس برگ کی طرف سفر اختیار کرنے کا تہیہ کر لیا۔

حادثہ جانکاہ

اگرچہ یہ دوپہر کا وقت تھا لیکن آسمان پر سیاہ بادل چھائے ہونے کی وجہ سے دریا پر اندھیرا چھایا ہوا تھا اور گھن گرج کے ساتھ بارش بھی برس رہی تھی۔

تختوں کو باہم باندھ کر تیار کی گئی کشتی کو زیبولان بہت احتیاط سے چلا رہا تھا جب کہ للی سامان پر تنبو باندھنے کے لئے ایک رسے سے زور آزمائی کر رہی تھی۔ ہوا بہت تیز و تند تھی۔ اس وقت زیبولان بہت متفکر تھا کیونکہ اس کا ایک بیٹا (سام) بری طرح زخمی تھا اور دوسرا بیٹا (زیک) سخت بیمار تھا اسی لئے زیبولان کی دونوں بیٹیاں یہ کمی پورا کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ پانی کے تیز بہاؤ اور ہوا کے سخت دباؤ کی وجہ سے کشتی گویا پانی پر چھلانگیں مارتی چلی جا رہی تھی۔ اچانک پانی کا ایک زبردست ریلا آنے سے کشتی کا اگلا حصہ اوپر کو اٹھ گیا اور تنبو جو کہ کشتی کے اوپر چھت کی صورت بندھا ہوا تھا قابو سے باہر ہونے لگا۔ للی نے اسے مضبوطی سے پکڑنے کی بہت کوشش کی لیکن اچانک اسے ایک ایسا تھپیڑا لگا کہ وہ تیز رفتار پانی میں جا گری اور اس کے ساتھ ہی بے قابو تنبو بھی پانی میں چلا گیا۔

اس کی بہن ایو نے فوراً ایک بانس اس کی طرف بڑھایا لیکن للی پانی کے تیز بہاؤ کی وجہ سے اسے نہ پکڑ سکی اور لہروں کی لپیٹ میں آگئی لیکن اس کے نظروں سے اوجھل ہونے سے قبل اس کے گھر والوں نے دیکھا کہ وہ یکدم مڑی اور کنارے کی طرف بڑھنے کی کوشش کرنے لگی۔ "بابا! بابا!" زیک چلایا "تنبو ہمیں پانی میں کھینچ رہا ہے اس کو کاٹ دیں۔ جلدی کریں"۔ یہ سنتے ہی زیبولان نے اپنا چپو چھوڑا اور کلہاڑی اٹھا کر پھنسے ہوئے رسوں پر زور زور سے ضربیں لگانے لگا۔ ٹاٹ کا تنبو تختے باندھ کر بنائی گئی کشتی کو بری طرح جھٹکے دے رہا تھا۔ زیبولان کی کلہاڑی کی پے در پے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضربوں سے رسے کٹ گئے اور تنبو آزاد ہو کر ہوا کے دوش پر کہیں سے کہیں پہنچ گیا لیکن ساتھ ہی کشتی بھی ایک طرف کو الٹ گئی اور ایک چٹان سے جا ٹکرائی۔ یہ ٹکر اتنی شدید تھی کہ رسیوں کے ذریعے آپس میں بندھے ہوئے تختے کھلنے لگے اور ان کے درمیان پانی در آیا۔ زیبولان نے فوراً اپنا چپو ایک طرف پھینک دیا اور اپنی بیوی کی مدد کے لئے آگے بڑھا جو زخمی سام کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ "کسی لکڑی کو قابو کر لو" زیبولان اب ایوا سے مخاطب ہوا لیکن بیشتر اس کے کہ ایو کسی بات کو سمجھ پاتی اس کے نیچے سے لکڑی کے تختے الگ ہو گئے اور وہ یخ پانی میں جا گری۔ ایو نے اپنے پیچھے ایک چیخ سنی اور اس نے دیکھا کہ اس کا باپ اس کی والدہ کو سہارا دے رہا ہے۔ کشتی کے تختے ایک دوسرے کے ساتھ زور دار آواز سے ٹکرا رہے تھے۔ ایک تختہ ایو کے پاس آگرا۔ اس نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے ہاتھ اوپر کیا۔ لکڑی کا ایک سرا اس کے ہاتھ میں آگیا اور اس نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا۔ وہ اس لکڑی کی مدد سے تیرتی چلی گئی آخر اس کے پاؤں زمین کی سطح کے ساتھ ٹکرائے۔ اب اس نے لکڑی کو چھوڑ دیا اور کم گہرے پانی میں چلتے ہوئے کنارے پر پہنچ گئی۔ کچھ دیر بعد اسے ایک آواز سنائی دی اور پھر ایک سر اوپر کی طرف اٹھا یہ سام تھا اور وہ زندہ سلامت موجود تھا۔ ایو اپنے بھائی کے پاس آکر بیٹھ گئی۔ سام کو کھانسی سے پھندا پڑ رہا تھا اس نے دریا کا پانی منہ سے باہر پھینکا۔ "تم ٹھیک تو ہو سام؟ تمہیں کوئی چوٹ آئی ہے؟"۔ "نہیں میں ٹھیک ہوں۔ کیا ہمارے باقی افراد کنارے پر لگ گئے۔ تم نے للی کو دیکھا ہے؟"۔ "وہ تو کئی میل دور ہو گی"۔ ایو نے یخ بستہ ہوا سے کانپتے ہوئے جواب دیا اور پھر بولی "سام! ہمیں آگ کا انتظام کرنا چاہیئے"

ضرورت ایجاد کی ماں ہے

دونوں بہن بھائی ایک دوسرے کو سہارا دیتے ہوئے کچھ

درختوں کے قریب پہنچ گئے جہاں ایو نے ٹوٹی پھوٹی شاخیں اور گھاس پھوس اکٹھا کیا۔ پھر اس نے ایک بڑے سے پیڑ کی جڑوں کے قریب لکڑیوں کو ترتیب سے رکھا اور ان کے اوپر درخت کی کچھ چھال ڈال دی۔ سام نے ایک فولاد کا ٹکڑا اور چقماق نکالا اور کوشش بسیار کے بعد شعلہ پیدا کیا۔ اس طرح انہوں نے آگ جلائی۔ سخت سردی کے باوجود انہوں نے بہت ہمت سے کام لیا اور اپنے ارد گرد ایک اوٹ بنالی۔ اس کام سے فارغ ہو کر سام بولا "ایو! تمہارا کیا خیال ہے ہمارے گھر والوں پر کیا گزری؟"۔ "میں کچھ نہیں کہہ سکتی البتہ میں نے بابا کو ماں کو سہارا دیتے دیکھا تھا"۔ ایو اپنی بہن للی اور بھائی زیک کے متعلق بہت پریشان تھی۔ ویسے للی سام سے بھی اچھی تیراک تھی لیکن زیک کے متعلق زیادہ تشویشناک یہ بات تھی کہ بیماری نے اسے بہت لاغر کر دیا تھا۔ بہرحال ایو نے سام سے زیادہ گفتگو کرنا مناسب نہ سمجھا کیونکہ سام کو آرام کی بہت ضرورت تھی۔

جب ایو نے محسوس کیا کہ مسلسل آگ کے آگے بیٹھے رہنے سے اس کے کپڑے کافی حد تک سوکھ گئے ہیں تو وہاں سے نکل کر جنگل کی طرف چل پڑی۔ وہاں اسے ٹاٹ میں لپٹی ہوئی کپڑوں کی ایک گٹھڑی ملی۔ اس کے علاوہ اسے قریب سے ہی لکڑی کی ایک بالٹی اور چائے تیار کرنے والی ایک کیتلی بھی مل گئی۔ یہ چیزیں دریا سے بہہ کر آئی تھیں۔ اچانک اسے ایک چیخ سنائی دی اور جنگل میں سے زیک تیزی سے نمودار ہوا اور للی اس کے پیچھے پیچھے چلی آرہی تھی۔ دونوں بہن بھائی ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔ زیک نے پوچھا: "ماما اور پاپا کے متعلق کیا خبر ہے؟" اس کے جواب میں ایو صرف اتنا کہہ سکی: "سام وہاں آگ کے پاس موجود ہے"۔ اور وہ سب وہاں چلے آئے۔ (باقی آئندہ شمارے میں)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مکڑی - ایک ہنر مند کیڑا

کہنے کو تو مکڑی ایک چھوٹا سا کیڑا ہے۔ لیکن انسان سے اس کا تعلق بڑا قدیم ہے۔ مسلم عوام اس کو اپنے محسنوں کی فہرست میں شمار کرتے ہیں۔ کیونکہ اس ہی کے قبیل کی کسی جد امجد نے غار ثور کے منہ پر جالا تان کر کفار کے لئے یہ بات ناقابل یقین بنادی تھی کہ آنحضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس غار کے اندر پناہ گزین ہیں۔ ویسے مکڑی بالکل بے ضرر کیڑا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس سے کبھی کبھی خفیف سی تکلیف پہنچ جاتی ہے۔

مکڑی اور جالا

مکڑی کو قدرت نے اپنی بہترین نعمتوں سے نوازا ہے جن میں جالا سب سے زیادہ انوکھی چیز ہے۔ یہی جالا مکڑی کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی کو وہ رہنے کے لئے اپنے گھر کے طور پر استعمال کرتی ہے۔ اس کی مدد سے وہ اپنی غذا حاصل کرتی ہے اور ایسے پھندے بناتی ہے جو دوسرے کیڑوں کو روکنے کا کام انجام دیتے ہیں۔ مکڑی کے جالے میں دھاگے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک میں مخصوص قسم کا لیسدار مادہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس سے کیڑے چپک جاتے ہیں۔ اسی دھاگے سے جالے کا ڈھانچہ اور تیلیاں بنائی جاتی ہیں جب کہ دوسرا دھاگہ وہ ہوتا ہے جس میں لیسدار مادہ موجود نہیں ہوتا۔ یہ دھاگہ ریشم کی طرح ملائم اور نرم لیکن نہایت مضبوط ہوتا ہے۔ جالے میں یہ ایک دوسرے کے اوپر اس طرح سے بنا ہوتا ہے کہ بالکل ململ کی طرح بن جاتا ہے۔

جب کوئی مکڑی جالا بننا شروع کرتی ہے تو ایک دھاگے کو کمرے یا کوٹھری کی یا کسی بھی دیوار کے دوسروں پر چسپاں کردیتی ہے۔ اس کے بعد دھاگے سے جالے کا فریم بناتی ہے۔ جب فریم تیار ہو جاتا ہے تو مکڑی اپنے دھاگوں کو ان تاروں سے چسپاں کرتی رہتی ہے جو سائیکل کے پہیے کی شکل میں چاروں طرف پروئے جاتے ہیں۔ یہ تار بھی جالے کے دھاگوں ہی کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس طور پر جالا بن جاتا ہے جس کے وسط میں ایک ایسی پناہ گاہ ہوتی ہے جہاں مکڑی خطرے کے وقت اپنے دشمنوں سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ اگر کسی جالے کو کسی وجہ سے نقصان پہنچ جائے یا یہ ٹوٹ جائے تو مکڑی اسی انداز میں دوبارہ جالا بنالیتی ہے۔ مکڑی کے یہ جالے اپنی ساخت کے اعتبار سے قیف نما، افقی یا زمین کے متوازی ہوتے ہیں۔

جالے کا کام اور قسمیں

مکڑی کے لئے یہ جالے ضروری ہیں۔ مکڑی جالے کو ہی غذا حاصل کرنے کے لئے استعمال کرتی ہے۔ اور جس طرح مچھیرا دریا یا تالاب میں اپنا جال ڈال کر مچھلیاں پکڑتا ہے بالکل اسی طرح یہ بھی اپنے جالے کو استعمال کرتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ مکڑی کے جال ایک مخصوص جگہ قائم رہتے ہیں جو حشرہ بھی ان میں ایک مرتبہ پھنس جاتا ہے اس کو اس سے چھٹکارا نہیں ہوتا۔

مختلف انواع کی مکڑیاں مختلف اقسام کے جال بناتی ہیں۔ سب سے خوبصورت جالا غالباً وہ ہوتا ہے جو کسی ایسے پہیے سے مشابہہ ہوتا ہے جس میں تانیں (SPOKE) لگی ہوتی ہیں۔ اور بیچ کا سارا حصہ باریک دھاگوں سے گھرا ہوتا ہے۔ گھاس میں پائی جانے والی مکڑی قیف نما جالا بناتی ہے جس میں ایک بیچ کا دروازہ بھی ہوتا ہے جس سے خطرے کی حالت میں مکڑی نکل کر بھاگ سکتی ہے۔ جالوں کے کچھ دھاگے بغیر کسی تقسیم کے یوں پھیلے ہوتے ہیں اور ان کا مقصد حشرات کی پرواز میں خس پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی وجہ سے حشرات جالے میں گرفتار ہوجاتے ہیں۔ جنگلوں میں پائی جانے والی مثلث نما مکڑی کا جالا بھی خاصی دلچسپ چیز ہے۔ یہ جالا عام طور سے تین کونوں والا ہوتا ہے۔ جہاں یہ دھاگے ایک دوسرے سے ملتے ہیں وہیں ایک ابھری ہوئی ایسی شے نظر آتی ہے جو پھول کی کلی سے مشابہ ہوتی ہے مگر درحقیقت یہ کلی نہیں ہوتی بلکہ خود مکڑی ہی ہوتی ہے۔ جس کی موجودگی سے جالا تنا رہتا ہے۔ جیسے ہی کوئی حشرہ اس جال میں پھنستا ہے مکڑی پورے جالے کو زور سے ہلاتی ہے جس کے نتیجے میں اس حشرے کے بچ نکلنے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کے سارے امکانات ختم ہوجاتے ہیں۔
گھریلو مکڑیوں کے جالے بغیر کسی تنظیم کے ہوتے ہیں۔ ان میں کہیں کہیں بیضئی کیسے یا نوزائدہ بچے بھی لٹکے ہوتے ہیں۔ بلکہ مکڑیاں جالوں سے نیچے کی طرف لٹکی ہوئی ہوتی ہیں۔
ان جالوں میں پھنسنے والے حشرات کو قابو میں کرنے کے لئے مکڑی مختلف ذرائع اختیار کرتی ہے۔ کچھ مکڑیاں شکار کے لئے مخصوص قسم کے دھاگوں کے پھندے بناکر ان میں غذا باندھتی ہیں۔ یہ پھندے عام دھاگوں سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ تاہم اگر کوئی حشرہ اتنا طاقتور ہو کہ یہ پھندے اس کو روکنے میں ناکام ہوجائیں تو مکڑی اپنے جسم سے ایک خاص قسم کا زہر خارج کرتی ہے اور اسے اپنے ڈنگ کے ذریعہ شکار کے جسم میں داخل کردیتی ہے۔ یہ زہر شکار کے بچ نکلنے کی آخری جدوجہد کو بھی ناکام بنا دیتا ہے۔ یہی وہ زہر ہے جو انسان کے جسم میں سرایت کرجاتا ہے تو بہت معمولی سی تکلیف ہوتی ہے اور کبھی کبھی دانے نکل آتے ہیں۔
کچھ مکڑیاں ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتے وقت ایک دھاگہ بنتی رہتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی حادثہ کے نتیجے میں گریں تو ایک دم زمین سے نہ ٹکرائیں۔ اس دھاگے کی وجہ سے مکڑی ہوا میں معلق ہوجاتی ہے اور زمین پر نہیں گر پاتی۔

حیوانات میں مکڑی کا مقام

مکڑی بظاہر تو حشرات سے کافی حد تک مشابہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ حشرات (INSECTS) سے کوئی خاص مناسبت نہیں رکھتی ہے۔ اس کے برعکس یہ ایک دوسرے درجے "آرکنی ڈا" (AARCHNIA) عنکبوتیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حشرات کی طرح چھ ٹانگیں نہیں ہوتیں بلکہ ان کے برخلاف آٹھ ٹانگیں ہوتی ہیں۔ اور جسم بھی حشرات کی طرح تین حصوں (سر، صدر، شکم) میں منقسم نہیں ہوتا بلکہ صرف دو حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔ یعنی سر اور صدر جو ایک دوسرے میں ضم ہوجاتے ہیں اور سر صدر (CEPHALOTHOREX) بن جاتا ہے۔ دوسرا حصہ شکم پر مشتمل ہوتا ہے۔ حشرات کے برخلاف مکڑی کی آٹھ آنکھیں ہوتی ہیں۔ اور ہر مکڑی میں جالا بنانے والے کم از کم دو غدود بھی ہوتے ہیں۔
انگریزی جالا بنانے والی گھریلو مکڑی کی نوع کو آرکنی ڈا (AARCHNIDA) عنکبوت سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ نام ایک قدیم یونانی روایت کے نتیجے میں پڑا ہے۔ وہ روایت یہ ہے کہ قدیم یونان میں ایک لڑکی آرکین (AARCHEN) تھی جو بہت عمدہ کپڑا بنتی تھی۔ اس کو اپنے اس فن پر بے حد ناز تھا۔ چنانچہ ایک دن اس نے اتھینا (ATHENA) دیوی کو مقابلے کی دعوت دے دی۔ دیوی نے آرکین کی اس گستاخی کی سزا میں اسے لڑکی سے مکڑی میں تبدیل کردیا اور سزا کے طور پر قیامت تک کپڑے کی بجائے جالا بنتے رہنا اس کا مقدر بنا دیا۔
مکڑی میں پروں کی قسم کی کوئی چیز موجود نہیں ہوتی لیکن اس کے باوجود یہ پانی میں تیر کر مچھلیوں کو پکڑ سکتی ہے اور ہوا میں پرندوں سے زیادہ فاصلے طے کرلیتی ہے۔ پرواز کا طریقہ بھی کافی دلچسپ ہے۔ مکڑی اوپر اٹھتی ہوئی ہوا میں جالے کا چوڑا سا دھاگہ بن کر پھینک دیتی ہے۔ جب جھنڈی نما دھاگہ کھینچا جاتا ہے تو مکڑی بھی اس کے ساتھ ہی چلی جاتی ہے۔ اس طریقہ سے مکڑی کافی طویل فاصلے طے کرلیتی ہے۔ اس طریقہ پرواز کو غبارہ بازی پرواز کہتے ہیں۔ یہ طریقہ نوجوان مکڑیوں میں بہت عام ہے۔ مگر بوڑھی مکڑیاں اس طریقہ کو اپنانے سے گریز کرتی ہیں۔ مکڑی سمندر کے اوپر اس طریقہ سے اڑکر سینکڑوں میل کی پرواز کرلیتی ہے۔ گھروں میں پائی جانے والی عام قسم کی مکڑیاں اپنے جالے کے دھاگوں کی مدد سے چھلانگیں لگا کر اپنے اس شکار کو پکڑ لیتی ہیں جو پروں کی مدد سے اڑتا ہوا اس طرف آنکلتا ہے۔ مکڑیاں اپنے جالوں کے دھاگوں کی مدد سے لٹکتی رہتی ہیں۔ جب کوئی پتنگا ان کی رسائی تک آجاتا ہے تو وہ اس کو ایک چھلانگ لگا کر دبوچ لیتی ہیں اور پھر بعد میں اپنی اسی سابقہ حالت پر واپس آجاتی ہیں۔ گو کچھ بندر بھی دم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کی مدد سے لٹکتے رہتے ہیں مگر وہ اپنی دم کو اپنی مرضی سے طویل نہیں کر سکتے۔ اسی طرح پرندوں میں بھی جھپٹ کر شکار پکڑنے کی جبلت ہوتی ہے مگر ان کا مکڑی کے اس طرز شکار سے کوئی مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ مکڑی کی چھلانگ کو ٹڈے یا ٹوڈ کی چھلانگ سے بھی تشبیہ نہیں دی جاسکتی ہے۔

بہر کیف یہ ایک حقیقت ہے کہ مکڑی اپنے شکار پر اتنے ماہرانہ انداز میں چھلانگ لگاتی ہے کہ اس کے بچ نکلنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ ایک دوسری قسم کی مکڑی کو بھیڑیا مکڑی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ شکار کے پیچھے بھیڑیے کے ہی انداز میں دوڑتی ہے اور اسی لئے اس کو بھیڑیا مکڑی (SPIDER WOLF) کہا جاتا ہے۔

معاشرتی زندگی

مکڑی کی معاشرتی زندگی بھی خاصی دلچسپ ہے۔ اس سلسلے میں نر مکڑی کو اپنی شریک حیات کی تلاش میں سخت مصیبتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ اکثر اسے اپنی محبوبہ دلنواز کو حاصل کرنے میں اپنی جان کا نذرانہ تک پیش کر دینا پڑتا ہے۔ جسامت کے اعتبار سے نر مادہ سے کچھ ہی کم ہوتا ہے۔ اسی لئے مادہ کے قریب جاتے وقت اگر وہ ایک آنکھ سے مادہ کی حرکات وسکنات کو دیکھتا رہتا ہے تو باقی بہت سی آنکھوں سے حملہ ہونے کی صورت میں بھاگ نکلنے کے امکانات کا جائزہ بھی لیتا رہتا ہے۔ نر یہ یقین کر لینے کے بعد ہی مادہ کے نزدیک جاتا ہے کہ اس نے اپنی محبوبہ کو جیت لیا ہے۔ مگر پھر بھی کبھی ملاقات سے پہلے ہی اور عام طور سے بعد میں اس ملاقات کے لئے نر کو بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ وہ اپنا گھر بار یعنی اپنا بنا ہوا جالا (جو مادہ کے جالے کے مقابلے میں کم خوبصورت ہوتا ہے) بھی تیاگ دیتا ہے۔ اور بڑے ہی والہانہ انداز میں کوئے قاتل کی طرف جاتا ہے۔

اس رقص میں وہ اپنے جوارح کو لہراتا ہے۔ جسم کو مرکیاں دیتا ہے۔ غرض یہ کہ بہت سی غیر معمولی حرکتیں کرتا ہے۔ جن کو رقص عنکبوت کہا جاسکتا ہے۔ عام طور سے گھروں میں پائی جانے والی مکڑیوں کے نر جب مادہ کے جالے میں داخل ہوتے ہیں تو مادہ یہ جاننے کے لئے کہ اس کے گھر میں آنے والا دوست ہے یا دشمن، جالے کے ایک تار کو ہلاتی ہے۔ نر بھی اسی انداز میں تار کو ہلا کر اپنی آمد اور مقصد کا اعلان کر دیتا ہے۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک یا تو ملاقات ہو جائے یا مادہ نر کو مار کر اپنے گھر سے نکال دے۔ کبھی کبھی نر مکڑی کو اختلاط کے بعد بھی زندہ دیکھا گیا ہے۔ مگر عام طور سے مادہ نر کو مار ہی دیتی ہے۔ عام گھریلو مکڑیوں میں اختلاط مئی یا جون میں ہوتا ہے اور اس کے فوراً بعد ہی مادہ ایک فوقون بناتی ہے جس میں یہ بارور شدہ بیضے شام کے وقت یا رات میں منتقل کر دیئے جاتے ہیں۔

ان انڈوں سے نکلنے والے بچے اپنے والدین سے مشابہ ہوتے ہیں۔ فوقون سے باہر نکلنے کے بعد وہ اپنی ماں کے جالے میں ہی رہتے ہیں۔ تقریباً ۲۳ روز تک اسی غذا پر گزارہ کرتے ہیں جو ماں نے چھوڑ دی ہو۔ بعد ازاں وہ کیچلی بدلتے ہیں اور ماں کے جالے سے باہر نکل کر وہ اپنی دنیا آپ پیدا کر لیتے ہیں۔ یعنی موسم بہار کی آمد کے ساتھ ہی وہ بھی اپنے لئے جالے بننا شروع کر دیتے ہیں۔

بھیڑیا مکڑی کم و بیش دو سو انڈے دیتی ہے۔ جن کو وہ بڑی احتیاط سے جالے کے دھاگوں میں لپیٹ کر بطنی جانب چسپاں کر دیتی ہے۔ جب ان انڈوں سے بچے نکلتے ہیں تو ماں کی پشت پر سوار ہو جاتے ہیں۔ کبھی کبھی تو ان بچوں کی تعداد اتنی ہوتی ہے کہ ماں کے سر کے علاوہ اور کوئی حصہ نظر نہیں آتا۔ رفتہ رفتہ یہ بچے بھی زندہ رہنے کا سلیقہ سیکھ لیتے ہیں اور انہیں شکار کرنے کے ساتھ ساتھ دشمنوں سے بچنے کا شعور آجاتا ہے۔ پھر وہ رفتہ رفتہ ماں کی پیٹھ سے اتر کر آزادانہ زندگی گزارنے لگتے ہیں۔

مکڑیوں کے دشمن

مکڑیوں کے دشمن بھی کچھ کم نہیں۔ بھڑوں کا تو یہ من بھاتا کھاجا ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ دوسرے حشرات بھی ان کو اپنی غذا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بناتے ہیں۔ شکر خورا اور ویروز (VIROES) پرندے ان کے تو کم مگر ان کے جالوں کے بڑے قدر دان ہیں۔ وہ ان دھاگوں سے اپنے نشیمن کے تنکوں کو باندھنے کا کام لیتے ہیں۔ مکڑیاں اپنے دشمنوں سے بچنے کے لئے بہت سے طریقے اختیار کرتی ہیں۔ دشمن کو دیکھو اور بھاگو تو ان کا سب سے عام طریقہ ہے۔ مگر کچھ مکڑیاں ایسی بھی ہیں جو بھاگنے کی بجائے دشمن کو خوفزدہ کرنے کا حربہ استعمال کرتی ہیں۔ بھیڑیا مکڑی اور TRANTULA یہی حربے استعمال کرتی ہیں۔ کسی دشمن کو قریب محسوس کرتے ہی یہ اپنے اگلے جوارع اور جسم کو ہوا میں اٹھالیتی ہیں۔

کچھ مکڑیاں زیر زمین ایک سرنگ بناتی ہیں جس پر ایک ایسا دروازہ لگا ہوتا ہے جو بس سرنگ کے دھانے کو ہی ڈھکتا ہے اور ایک طرف کھل سکتا ہے۔ دشمن کی بھنک پاتے ہی مکڑی غڑاپ سے اس سرنگ میں کود پڑتی ہے۔ دروازہ پر دباؤ پڑتا ہے۔ وہ اندر کی طرف کھل جاتا ہے اور پھر آپ ہی برابر ہو جاتا ہے۔ اس طرح کے زمین کا ہی ایک حصہ معلوم ہوتا ہے۔ ان مکڑیوں کو ٹریپ ڈور (TRAPDOOR) مکڑی کہتے ہیں۔

(بشکریہ "سائنسی دنیا" ۱۹۹۰ء)

صحیح حل مقابلہ نمبر 4

1۔ حضرت امِّ سلمیٰؓ

2۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت زبیر بن العوامؓ

3۔ 31 اگست 1947ء

4۔ 20 ستمبر 1948ء حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس

5۔ *

6۔ لیاقت علی خان۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان (صوبہ سندھ)

7۔ سرخ، سبز، کالا، پیلا، نیلا

8۔ 3 سیب اور 4 سوئیاں

9۔ دودھ سے بھری ہوئی بالٹی

10۔ 40 مرتبہ

11۔ مردم شماری: شادی، مرشد، ریشم، شیرا، شرار، راشی، شریر، شمار، شامی، شاید، رشاد، شیدا، آشرم، مشام،

انعامی مقابلہ نمبر 7

1۔ "ذات النطاقین" تو حضرت اسماءؓ کا لقب ہے بتائیے کہ "ذوالبجادین" (دو چادروں والا) کس کا لقب ہے؟

2۔ حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ کی آپس میں کیا رشتہ داری تھی؟

3۔ ایک احمدی شاعر کو "فردوسی ثانی" کہا جاتا ہے ان کا نام بتائیں؟

4۔ عنموائیل کس کا الہامی نام ہے؟

5۔ کس کس جانور (پرندے اور حیوان وغیرہ) کا نام قرآن میں آیا ہے؟

6۔ لفظ "انجیل" آپ نے سنا ہوگا۔ اس کے لفظی معنی کیا ہیں؟

7۔ حضرت مسیح موعود۔۔۔ کا آخری سفر، آپ کی آخری تحریر اور آپ کے آخری الفاظ کیا تھے؟

8۔ حضرت خلیفہ المسیح الثانی۔۔۔ ایک اردو اخبار کے ایڈیٹر بھی رہے۔ اس اخبار کا نام کیا تھا؟

9۔ ماہ دسمبر کے رسالہ خالد میں لفظ ربوہ کتنی مرتبہ آیا ہے؟

10۔ ڈیم اور بیراج میں کیا فرق ہے؟

جوابات موصول ہونے کی آخری تاریخ 10 جنوری ہے۔ اول، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات روانہ کئے جائیں گے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپ کی پسند

آپ کی پسند

الفت الفت کہتے ہیں پر دل الفت سے خالی ہے
ہے دل میں کچھ اور منہ پر کچھ دنیا کی ریت نرالی ہے
یاں عالم ان کو کہتے ہیں جو دین سے کورے ہوتے ہیں
جب دیکھو بھیڑیا نکلے گا جو بھیڑوں کا رکھوالی ہے
(انتخاب از کلام محمود)

وہ وقت بھی دیکھے ہیں تاریخ کی گھڑیوں نے
لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی
(طارق محمود۔ صدر شمالی)

اذیتوں کے تمام نشتر مری رگوں میں اتار کر وہ
بڑی محبت سے پوچھتا ہے تمہاری آنکھوں کو کیا ہوا ہے
(سید صہیب احمد۔ حلقہ بیت المبارک)

باہر جو دیکھتے ہیں وہ سمجھیں گے کس طرح
کتنے غموں کی بھیڑ ہے اس آدمی کے ساتھ
پتھراؤ ہو رہا ہے تو بیتاب غم نہ کر
کتنوں کا ہوش ہے تری دیوانگی کے ساتھ
(فرحت ضیا۔ لالہ موسیٰ)

نسیم صبح گلشن میں گلوں سے کھیلتی ہوگی
کسی کی آخری ہچکی کسی کی دل لگی ہوگی
ساقیا صحبت دیرینہ جو یاد آتی ہے
چشم نم صورت پیمانہ چھلک جاتی ہے۔
(نذیر احمد سانول۔ حسین آگاہی ملتان)

"سچے مذہب کا معیار"

ایک موقع پر ایک مذہبی بحث کے دوران مہاراجہ کشمیر نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے کہا کہ مولوی صاحب! ان اختلافوں کے مٹانے کے لئے بھی کوئی معیار ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آپ ہی کچھ سوچئے کہ کیا معیار ہوسکتا ہے۔ کہنے لگے مذہب وہ سچا ہے جو پراچین (قدیم) ہو اور تمہارا تو صرف بارہ سو سال سے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے یہاں فبھداھم اقتدہ (انعام:۹۱) آیا ہے یعنی جو پرانا اور اچھا ہو اس کی پیروی کرو۔ انہوں نے کہا کہ رامچندر جی سب سے پرانے ہیں ہم ان کو مانتے ہیں۔ آپ نے پوچھا رامچندر جی کس کی پوجا کرتے تھے کہنے لگے وشن کی۔ آپ نے سوال کیا وہ کس کی کرتے تھے کہا رودر کی۔ آپ نے پوچھا وہ کس کی عبادت کرتے تھے، مہاراجہ نے کہا ایشور کی۔ اس پر آپ نے فرمایا ہم وحدہ لاشریک خدا کی پرستش کرتے ہیں اور اس کا نام اسلام ہے۔ (مرقاۃ الیقین صفحہ ۲۲۵)

(مرسلہ: نصیر احمد مربی سلسلہ)

پاکستان

1۔ پاکستان کا اسلامی نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔
2۔ پاکستان کا نام چوہدری رحمت علی صاحب نے پیش کیا۔
3۔ پاکستان کا مسودہ شیر بنگال مولوی فضل حق نے پیش کیا۔
4۔ پاکستان کو سب سے پہلے ایران نے تسلیم کیا۔
5۔ پاکستان براعظم وسطی جنوبی ایشیاء میں واقع ہے۔
6۔ پاکستان کا رقبہ 796098 مربع کلومیٹر ہے۔
7۔ پاکستان میں قبائلی علاقے کا رقبہ 27221 مربع کلومیٹر ہے۔
8۔ پاکستان رقبے کے اعتبار سے دنیا میں 30ویں نمبر پر ہے۔
9۔ پاکستان کی سرحدیں افغانستان، بھارت، چین، اور ایران سے ملتی ہیں۔
10۔ پاکستان کا سرد ترین علاقہ زیارت ہے۔

(چوہدری رضی احمد۔ سرائے عالمگیر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بعض عظیم لوگ اپنے ماضی کے آئینے میں

سقراط:

یہ شخص انتہائی بدصورت تھا۔ بچپن میں سنگ تراش تھا لیکن بعد میں یونان کا بہت بڑا مفکر بنا۔

خروشیف:

یہ شخص ایک مزدور خاندان میں پیدا ہوا۔ کچھ دیر لوہار کا کام کیا۔ نمک کی کان میں بھی کام کیا لیکن بعد میں روس کا وزیر اعظم بنا۔

لینن:

اس شخص کا والد ایک معمولی مدرس تھا لیکن بعد میں یہ روس کا صدر بن گیا۔

برناڈ شا:

یہ شخص آئرلینڈ کے ایک کسان گھرانے میں پیدا ہوا۔ اس کا والد ایک معمولی زمیندار تھا۔ شروع شروع میں اس نے ایک دفتر میں کلرکی کا کام کیا، لیکن بعد میں دنیا کا بہترین ڈرامہ نویس اور ناول نگار بنا۔

کمال اتا ترک:

اس شخص کا والد ایک معمولی کلکٹر تھا۔ والد کی وفات پر اتا ترک نے اپنے چچا کی بکریاں چرائیں اور کھیتوں میں ہل بھی چلایا۔ بعد میں ایک فوجی سپاہی بنا اور ترقی کرتا کرتا ترکی کا حکمران بن گیا۔

ہٹلر:

یہ شخص بچپن میں میونخ میں بڑھئی کا کام کرتا تھا۔ بعد میں جرمنی کا آمر بن گیا۔

میسولینی:

یہ شخص ایک لوہار کا کام کرتا تھا۔ اس کا والد بھی لوہے کا کام کرتا تھا مگر بعد میں یہ اٹلی کا آمر مطلق بن گیا۔

مارشل سٹالن:

یہ شخص ایک موچی کا لڑکا تھا۔ بعد میں روس کا وزیر اعظم بنا۔

ایڈیسن:

اس شخص نے اپنی زندگی کی ابتدا اخبار فروشی سے کی، لیکن بعد میں ایک مشہور سائنسدان بنا۔ فوٹو گراف اور بجلی کا بلب اسی نے ایجاد کیا۔

نپولین:

اس شخص کا والد ایک معمولی وکیل تھا مگر بعد میں یہ فرانس کا بادشاہ بنا۔

ابراہام لنکن:

یہ شخص ایک لکڑہارے کا بیٹا تھا اور کافی دیر تک ایک دفتر میں کلرک رہا۔ اس نے خود ڈاکیہ کا کام بھی کیا۔ بعد میں امریکہ کا سولھواں صدر بنا۔

(مرسلہ: حماد احمد۔ ربوہ)

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۶-۱۰-۹۰ کو مکرم برادرم محمد الیاس خان صاحب آف خان نسیم پلیٹس ٹاون شپ لاہور کو پانچ بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام عبدالحی جاوید تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود محترم محمد ابراہیم خان صاحب رحمان پورہ لاہور کا پوتا اور مکرم شیخ فضل کریم صاحب وہرہ مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو سلسلہ کا خادم اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث بنائے۔ آمین

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

اخبار مجالس

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان صاحب)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کراچی

مؤرخہ ۲۸،۲۷ ستمبر ۱۹۹۰ء کو مجلس ڈرگ روڈ کراچی نے اپنا سالانہ اجتماع کیا۔ مرکزی اجتماع کی طرز پر اس میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اس اجتماع میں ۸۵ خدام اور ۷۴ اطفال نے شمولیت کی۔

○ مجلس ملیر کراچی کے زیر اہتمام "سیمینار برائے راہنمائی طلبہ" کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں تین تقاریر ہوئیں جن میں کمپیوٹر کورس، ایم بی اے، اور وقف زندگی کے متعلق تفصیلی معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

○ مجلس اسٹیل ٹاؤن کراچی نے مؤرخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۹۰ء کے ضلعی اجتماع میں خدام و اطفال کی بالترتیب ۹۶ اور ۹۹ فی صد حاضری کر کے پہلا انعام حاصل کیا۔ اسی طرح اس موقع پر اس مجلس کے تحت ایک سٹال لگایا گیا۔

○ مجلس ڈرگ کالونی کراچی نے مؤرخہ ۴ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو جلسہ سیرت النبی کا انعقاد کیا۔ "بیت الصلوٰۃ" پر چراغاں کیا گیا۔ جلسہ میں حضور کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ میں ۲۵۰ احباب نے شرکت کی۔ غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے۔

○ مؤرخہ ۵ اکتوبر تا ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۰ء صنعتی نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ ۱۱۰ اشیاء مختلف نوعیت کی نمائش میں رکھی گئیں۔ خدام و اطفال کے علاوہ لجنات نے بھی اس میں حصہ لیا۔ اول، دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

○ مؤرخہ ۱۱، ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو ڈرگ کالونی کراچی کا دو روزہ سالانہ اجتماع ہوا۔ اس میں خدام و اطفال کی تربیت کی طرف خصوصاً توجہ دلائی گئی۔ علاوہ ازیں علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد کروائے گئے اور اول، دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ پہلے اجلاس میں ۱۹۵ خدام و اطفال نے شرکت کی جب کہ دوسرے اجلاس میں ۲۱۵ احباب نے شرکت کی۔

○ مؤرخہ ۲۳، ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو مجلس النور کراچی نے اپنا سالانہ اجتماع کیا جو بہت کامیاب رہا۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ تربیتی موضوع پر تقاریر کی گئیں۔ حاضری تقریباً ۵۸ فی صد رہی۔ مکرم قائد صاحب ضلع نے اختتامی تقریب کی صدارت کی اور انعامات تقسیم کئے۔

لاہور

مجلس ضلع لاہور کی تمام مجالس نے مؤرخہ ۷ ستمبر تا ۱۴ ستمبر ہفتہ تربیت منایا۔ جس میں درج ذیل تربیتی امور سرانجام دیئے گئے۔ نماز باجماعت کی پابندی کرنا، تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالنا، پانچ بنیادی اخلاق کو اپنانا، نماز باترجمہ یاد کرنا، حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھنا، نظام وصیت میں شمولیت اختیار کرنا، ٹوپی کی عادت ڈالنا اور تربیتی تقاریر کروانا وغیرہ۔ اس سلسلہ میں ناظم صاحب تربیت ضلع لاہور نے ۱۲ صد کلو میٹر کا سفر کر کے پروگرام کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

○ مؤرخہ ۱۹ اکتوبر کو مجلس اسلامیہ پارک لاہور نے اپنا سالانہ اجتماع کیا۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ تربیتی موضوع پر بھی لیکچر ہوئے۔

ربوہ

مجلس مقامی ربوہ کے زیر اہتمام یکم اگست تا ۲۵ اگست ۱۹۹۰ء میٹرک کے طلباء کے لئے نصرت جہاں اکیڈمی کی عمارت میں فری کوچنگ کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں سائنس اور آرٹس گروپ کے ۱۵۰ طلباء داخل ہوئے۔ ربوہ کے علاوہ ڈاور، احمد نگر اور سرگودھا کے طلباء شریک ہوئے۔ دوران کلاس ایک روز ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم پر خصوصی لیکچر دلوایا گیا۔ مؤرخہ ۲۵ اگست کو اس کلاس کے طلباء اور اساتذہ نے پکنک بھی منائی۔

اس کلاس کو کامیاب بنانے کے لئے بیوت الذکر میں اعلان کروائے گئے اور اشتہارات لگائے گئے۔ بیت الاقصیٰ میں جمعہ کے روز اعلان کروایا گیا۔ نیز زعماء اور صدران محلہ سے رابطہ کیا گیا۔

○ ماہ ستمبر ۱۹۹۰ء کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے کل ۴۷ وقار عمل کئے جن میں ۹۰۳ خدام نے ۸۲ کام کر کے بیوت الذکر، گذرگاہیں، گندگی کے ڈھیر، کھیلوں کے میدان اور نالیاں صاف کیں۔

میرپور AK

مؤرخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو ضلعی مجلس عاملہ اور میرا بھرکا کی مقامی مجلس عاملہ کا ریفریشر کورس بمقام میرا بھرکا منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار (ظہیر احمد خان) نے بطور مرکزی نمائندہ شرکت کی۔ دعا کے بعد قائد صاحب ضلع نے مجلس عاملہ کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں مرکزی نمائندہ نے تمام شعبہ جات کے متعلق تفصیل بتائی۔ آخر پر سوال و جواب کا سلسلہ چلا اور دعا کے ساتھ یہ کورس اختتام پذیر ہوا۔

لیّہ

مؤرخہ ۳۰، ۳۱ اگست ۱۹۹۰ء کو ضلع لیّہ کا دو روزہ سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے بھی اس میں شرکت فرمائی۔ علمی و تربیتی پروگراموں کے علاوہ تفریحی اور ورزشی پروگرام بھی ہوئے۔ اختتامی اجلاس میں محترم صدر صاحب نے خدام و اطفال کو موجودہ دور اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس اجتماع میں ضلع کی تمام مجالس نے نمائندگی کی اور ۱۵۰ خدام میں سے ۱۲۴ خدام اور ۹۸ اطفال میں سے ۹۳ اطفال نے شرکت کی۔ نیز ۱۵ غیر از جماعت افراد نے بھی اس میں شرکت کی

علاقہ سکھر

علاقہ سکھر نے ۲۰، ۲۱ ستمبر کو علاقائی اجتماع منعقد کیا۔ اس میں مرکز کی طرف سے محترم مولانا غلام باری صاحب سیف اور محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے شمولیت فرمائی۔ علمی، ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ علمی تقاریر اور ایک مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔ علمائے سلسلہ نے سوالات کے جواب دیئے۔ کل حاضری ۹۲۲ رہی۔

ملتان

مؤرخہ ۱۸، ۱۹ اکتوبر کو ملتان کا ضلعی اجتماع ہوا۔ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے بھی شمولیت کی۔ ۱۵۷ خدام اور ۱۲۲ اطفال نے شمولیت کی نیز ۳۶ انصار بھی اس اجتماع میں تشریف لائے۔ (یکم نومبر تک موصول ہونے والی رپورٹس کا خلاصہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پہلی آل پاکستان سپورٹس ریلی

بمقام ربوہ پاکستان 25 تا 28 اکتوبر 1990ء

الحمدللہ خدام الاحمدیہ کی پہلی آل پاکستان سپورٹس ریلی مورخہ 25 اکتوبر سے 28 اکتوبر 1990ء تک انتہائی کامیابی سے انعقاد پذیر ہوئی۔

فٹ بال

فٹ بال کے مقابلوں میں خدام کی گیارہ ٹیموں نے شرکت کی۔ کل 28 میچ کھیلے گئے۔
فائنل میچ ربوہ اور راولپنڈی کے مابین کھیلا گیا جو ربوہ کی ٹیم نے راولپنڈی کی ٹیم سے صفر کے مقابلے میں 6 گول سے جیت لیا۔

کبڈی

کبڈی کے مقابلوں میں 11 اضلاع و علاقہ جات کی ٹیموں نے شرکت کی۔ فائنل لاہور اور فیصل آباد کے مابین کھیلا گیا جو لاہور نے جیت لیا۔ کبڈی کے کل 28 میچ کھیلے گئے۔

والی بال

والی بال کے مقابلوں میں کل 10 ٹیموں نے شرکت کی۔ فائنل میچ ربوہ اور لاہور کے درمیان ہوا جو ربوہ کی ٹیم نے جیت لیا۔ والی بال کے کل 22 میچ کھیلے گئے۔

باسکٹ بال

باسکٹ بال کا پہلا میچ افتتاح کے فوراً بعد کھیلا گیا۔ باسکٹ بال کے مقابلوں میں کل چھ ٹیمیں شامل ہوئیں۔ کل 16 میچ کھیلے گئے۔ فائنل میچ ربوہ اور لاہور کی ٹیموں کے مابین کھیلا گیا جو ربوہ کی ٹیم نے جیت لیا۔

اتھلیٹکس

اتھلیٹکس کے مقابلہ جات گھڑ دوڑ گراؤنڈ میں منعقد ہوئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ دوڑ 100 میٹر میں کل 13 خدام نے حصہ لیا۔
(اوّل) ارشد محمود کراچی۔ (دوم) خالد عمران ربوہ۔ (سوم) نعیم اللہ خان ربوہ۔

2۔ دوڑ 200 میٹر میں کل 11 خدام نے حصہ لیا۔
(اول) ارشد محمود کراچی۔ (دوم) خالد عمران ربوہ۔ (سوم) رفیع احمد سرگودھا

3۔ دوڑ 400 میٹر میں 24 خدام نے حصہ لیا۔
(اول) رفیع احمد سرگودھا۔ (دوم) اللہ نواز سندھ۔ (سوم) نوید احمد انجم ربوہ

4۔ دوڑ 800 میٹر میں 13 خدام شامل ہوئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(اول) عبدالقدوس ربوہ- (دوم) شمیم احمد تھرپارکر- (سوم) نعیم احمد اعوان کراچی

5- دوڑ 1500 میٹر میں 11 خدام شامل ہوئے-

(اول) عبدالقدوس ربوہ- (دوم) رفیع احمد مجوکہ سرگودھا- (سوم) ناصر احمد چیمہ ربوہ

6- دوڑ 5000 میٹر میں 15 خدام شامل ہوئے-

(اول) خالد عمران ربوہ- (دوم) ارشد محمود کراچی- (سوم) ارشد علی لاہور

7- لمبی چھلانگ میں 32 خدام شامل ہوئے-

(اول) لقمان داؤد سیالکوٹ- (دوم) ارشد محمود کراچی- (سوم) کبیر احمد ربوہ

8- اونچی چھلانگ میں 7 خدام شامل ہوئے-

(اول) عمران احمد کاہلوں کراچی- (دوم) محمد افضل لاہور- (سوم) حافظ پرویز اقبال سیالکوٹ

9- ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ میں 13 خدام شامل ہوئے-

(اول) ثناء اللہ چیمہ سرگودھا- (دوم) کریم احمد ربوہ- (سوم) حافظ پرویز اقبال سیالکوٹ

10- نشانہ غلیل میں 24 خدام شامل ہوئے جن میں

(اول) ثناء اللہ ربوہ- (دوم) فہیم احمد ربوہ- (سوم) طاہر محمود ربوہ

11- گولہ پھینکنے کے مقابلہ میں 17 خدام شامل ہوئے-

(اول) طاہر احمد ربوہ- (دوم) عثمان داؤد ناصر کراچی- (سوم) مجیب احمد ناصر کراچی

12- نیزہ پھینکنے کے مقابلہ میں 15 خدام شامل ہوئے-

(اول) محمود انور ڈیرہ غازیخان- (دوم) وسیم احمد سرگودھا- (سوم) ثناء اللہ چیمہ سرگودھا

13- تھالی پھینکنے کے مقابلہ میں 15 خدام شامل ہوئے-

(اول) طاہر محمود ربوہ- (دوم) مرزا عبدالقدوس کراچی- (سوم) وقار احمد سرگودھا

14- 4×100 میٹر ریلے ریس کے مقابلہ میں 8 علاقہ جات کی ٹیمیں شامل ہوئیں اور کل 32 خدام نے اس مقابلہ میں حصہ لیا-

اس مقابلہ میں اول ربوہ کی ٹیم رہی-

اول ٹیم (ربوہ) سعید اللہ خان، خالد عمران- نعیم اللہ خان اور کبیر احمد

دوم ٹیم (کراچی) ارشد محمود، سجاد احمد- مرزا عبدالقدوس اور بشیر الاسلام

سوم ٹیم (لاہور) بابر، رفیق مبارک- اشفاق احمد اور شکیل احمد

اس طرح کل 238 خدام نے مجموعی طور پر 14 مقابلہ جات میں حصہ لیا-

سوئمنگ

سوئمنگ کے مقابلوں کا آغاز 25 ستمبر کو 3 بجے سہ پہر ہوا تھا- ان مقابلہ جات میں 11 اضلاع وعلاقہ جات کے کل 30 سوئمرز نے ان مقابلہ جات میں حصہ لیا-

بقیہ صفحہ 14

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے ایک مخلص کارکن مکرم محمد اکبر صاحب ابن مکرم شاہ محمد صاحب (محلہ دارالنصر وسطی ربوہ) جو یکم دسمبر 1977ء سے 7 ستمبر 1990ء تک نہایت محنت اور اخلاص سے خدمت سلسلہ بجالاتے رہے۔ مورخہ 8 ستمبر 1990ء کی صبح نماز فجر کے دوران بیت المبارک میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ مرحوم دارالنصر وسطی میں سیکرٹری مال کے فرائض بھی سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ بیت المہدی میں اسی روز بعد نماز عصر ہوئی۔ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جسکے بعد قبرستان عام نمبرا میں تدفین عمل میں آئی۔

انہوں نے بیوہ کے علاوہ 4 لڑکے اور 3 لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑیں ہیں۔ احباب کرام سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ڈگری کے شمپو

ڈگری سیکاکائی، ڈگری ایگ، ڈگری ٹرانسپیرنٹ
اپنے بالوں کی قدرتی بلیک بیوٹی کے لئے

قدرتی اجزاء کے خلاصے اور امپورٹیڈ
بیس شمپو کا کمپاؤنڈ آپ کے بالوں کی
قدرتی حفاظت کرتا ہے۔ ڈگری کے شمپو آپ استعمال کریں
ہر شہر سے مالی طور پر مستحکم ڈیلرز کی ضرورت ہے
شمپو اور ڈٹرجنٹ کی سپلائی کے لئے

رابطہ: پی۔ ایل۔ سی پوسٹ بکس نمبر 12751 کراچی نمبر 29

نقالوں سے ہوشیار (ڈگری T-M)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہم آہ بھی کرتے ہیں -------

ایک ہی شہر میں جہاں احمدیوں کی آبادی ہے احمدیوں کو اس وجہ سے اجتماع کے انعقاد سے محروم کیا جاتا ہے کہ نقص امن میں خلل ہوگا اور صرف چند گنتی کے افراد کے جذبات مجروح ہوں گے اور اس میں صرف ان کے بیان کو ہی دلیل کافی سمجھا جاتا ہے اور پھر اسی شہر میں ان معدودے چند افراد کو مکمل آبادی کے جذبات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کھلی چھٹی دے کر برا بھلا کہنے پر مامور کیا جاتا ہے۔ صرف اس لئے کہ یہ قانون کی پابند اور امن پسند جماعت ہے۔

اگر اسلامی ملک میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا ان کے اپنے شہر میں یہ حال ہو تو غیر اسلامی ممالک سے کیا توقع رکھی جاسکتی ہے اور ان کے سامنے کیا نمونہ رکھ کر مجبور کیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنی اقلیتوں کے ساتھ بھی یہی سلوک روا رکھیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

From
The District Magistrate,
Jhang.

To
Mirza Khurshid Ahmad, Nazir Amoor-e-Aama, Rabwah.

No. 8660 /GB. Dated. 3-11-90

Subject:- PERMISSION TO USE LOUDSPEAKER.

MEMORANDUM.

Reference your application dated xxxxx on the subject noted above.

As recommended by the Superintendent of Police Jhang, you are allowed to use loudspeaker in connection with Majlis Khudam-ul-Ahmadya, Rabwah Salana Ijtimah wef. 9.11.90 to 11.11.90. subject to the following conditions :-

1. No sectarian/political/religious, communal and controversial issue shall be touched directly or indirectly.
2. The face of amplifire of the loudspeaker shall be turned insider towards the audience and the volume of the sound shall be reasonable low tone.
3. Loudspeaker shall be used within the forewall/ premises of [illegible] ground (Bait ul [illegible]), & Iwan-e-Mahmood, Rabwah.
4. Loudspeaker shall not be used at the time of Azan/prayer.
5. Loudspeaker shall not be used for publicity/ announcement.

for District Magistrate,
J H A N G. 3/11/90.

No. /GB. Dated.

A copy is forwarded to the:-
1) Superintendent of Police, Jhang;
2) Assistant Commissioner, Chiniot;
3) City/Illaqa Magistrate, Rabwah.

for information and necessary action.

for District Magistrate,
J H A N G.

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لاؤڈ سپیکر کی اجازت کی منسوخی

From
R.M. (Duty Magistrate) Rabwah

To,

Mirza Khurshid Ahmad Nazir Amoor-e-Aama Rabwah.

Subject:— With drawal of Permission to Use Loud Speaker.

Worthy District Magistrate Jhang has directed that he has with drawn the permission to use Loud Speaker in connection with Majlis Khudam-ul-Ahmadiyya, Rabwah Salana Ijtimah WEF 9-11-90 to 11-11-90 in the premises of Bait ul Aqsa and Iwan-E-Mahmood, Rabwah which was Granted by him vide his Letter No 8668/GB Dated 3-11-90.

[signature]

R.M. (Duty Magistrate)
Rabwah

Dated: 8-11-90

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

منجانب = آر ایم ڈپٹی مجسٹریٹ ربوہ

بنام = مرزا خورشید احمد ناظر امور عامہ ربوہ

عنوان = دفعہ 144 ضابطہ فوجداری کے تحت پابندی

جناب۔ فاضل سب ڈویژنل مجسٹریٹ صاحب چنیوٹ نے دفعہ 144 ض ف کے تحت جماعت احمدیہ کے ہر قسم کے جلسہ جلوس اجتماع پر پابندی لگا دی ہے اور اس طرح مورخہ 9/11/90 تا 11/11/90 بیت الاقصیٰ ایوان محمود اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ہر قسم کا اجتماع غیر قانونی قرار دے دیا ہے لہٰذا آپ کی وساطت سے آپکی جماعت کے تمام ممبران اور آپکو اس پابندی سے آگاہ کیا جاتا ہے اور ہدایت کی جاتی ہے کہ قانون کی خلاف ورزی نہ کی جاوے بصورت دیگر آپ اور آپکی جماعت کے خلاف قانون شکنی کی صورت میں قانونی کارروائی عمل میں لائی جاوے گی

آر۔ ایم ڈپٹی مجسٹریٹ ربوہ

مورخہ 9/11/90

Digitized By Khilafat Library Rabwah

چھوٹا قد کورس DWARFISHNESS COURSE

قیمت کورس تین ۳ ماہ ۱۰۰/- روپے

چھوٹے قد کا علاج جتنی چھوٹی عمر میں کیا جائے اتنا ہی مؤثر ہے تاہم یہ کورس بفضلہٖ تعالیٰ لڑکوں میں ۱۹ سال تک اور لڑکیوں میں تقریباً ۱۷ سال کی عمر تک (مختلف افراد میں مختلف حد تک) مؤثر ہے۔ بعض کیسز میں اِس عمر کے بعد بھی قد بڑھنے کا امکان ہوتا ہے۔

کورس مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا پھر بمع ۲۰/- روپے ڈاک و پیکنگ اخراجات کُل مبلغ ۱۲۰/- روپے منی آرڈر کر کے براہِ راست ہم سے منگوائیں۔

نوٹ:- اشتہار رسالہ خالد کے حوالہ سے منگوانے پر ڈاک و پیکنگ کا خرچ بذمّہ کمپنی

سٹاکسٹس:-

کراچی: مشتاق احمد ندیم صاحب ۲۱۴ گرین سنٹر ڈانڈیا بازار بالمقابل سٹی کورٹس۔
صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر۔

لاہور: شیراز میڈیکل اینڈ ہومیو پیتھک سٹور نکلسن روڈ بوہڑ والا چوک نزد ریلوے سٹیشن۔
کیوریٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔

فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔

راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز بوہڑ بازار۔

ملتان: ڈاکٹر الطاف حسین صاحب الطاف میڈیکل ہال صدر بازار۔

حیدر آباد: رؤف ٹریڈنگ کمپنی ایڈوانی گٹی حیدر آباد۔

سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔

گوجرانوالہ: کیوریٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبان پورہ۔

پشاور: مسعود کیوریٹو سنٹر غوثیہ مارکیٹ کریم پورہ بازار۔

مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نزد گولڈن سینما۔

کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر محمد منیر ہومیو ڈیلرز گلستان روڈ۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ۔ ربوہ فون: ۷۷۱-۶۰۶-۶۰۷